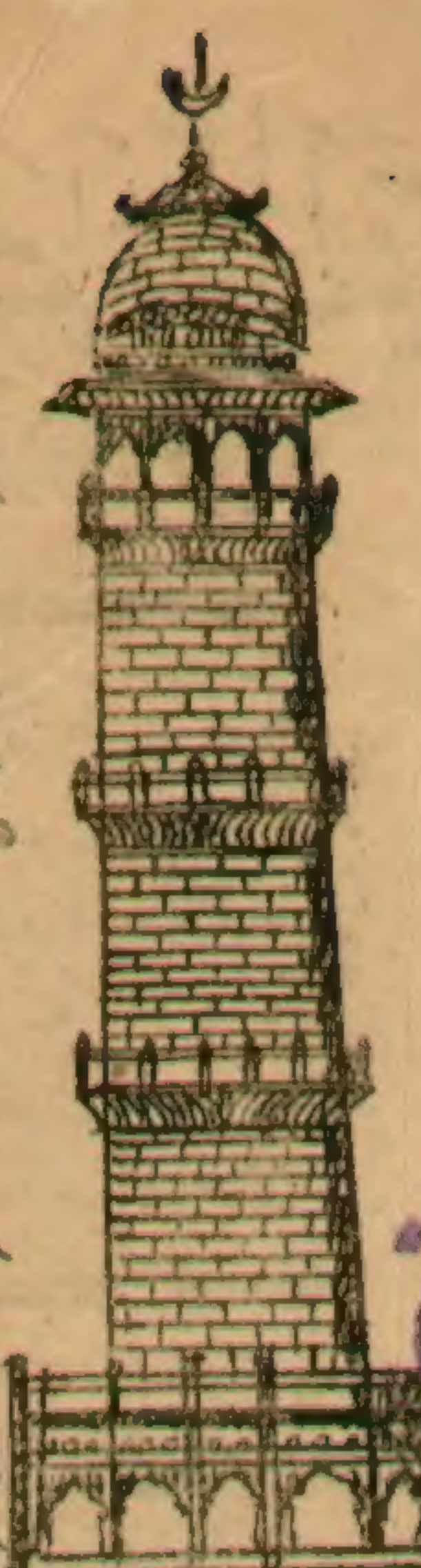


سبحانہ کی مصلحتی اور امان کا لوا
اور امان کا لوا
سبحانہ کی مصلحتی اور امان کا لوا
اور امان کا لوا



خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library

چہ گویم باتو کرانی چہا و قادیان مینی
دو ابینی شفا بینی غرض الالامان مینی

ادبیر شہزادہ یعقوب علی شاہ لکھنوی

پیشگویت

سالاز عام سے ...
خاص صواب سے ...
مستحان سے باہر ...
غیر مذہب والوں سے

سب اول دارالامان قادیان مورخہ اجنبی سلسلہ

یہ کتابی و از نو کسری نوٹ

اور سرپرستان الحکم کو نیاز مند ایڈیٹر
م کی طرف سے سال نو کی بیا کبلا

نہیں سمجھا بلکہ وہ اسکا اپنی زندگی کی فریفتہ
میں کا جزو و اعظم سمجھتے ہیں اور باوجودیکہ
سال گذشتہ کے آخری چند مہینوں میں الحکم
کی اشاعت میری مصروفیت مقتدرات اور
دارالامان سے غیر حاضری پھر بیماری اور
دوسرے اسباب کی وجہ سے بہت ہی وقت
اور بے لطف ہوتی رہی تاہم انھوں نے
اسی بے ترتیبی پر ہی نہیں کہ الحکم کی قیمت
یہ وقت اور عند الطالب ارسال کی بلکہ اسی
توسیع اشاعت اور بعض مشکلات پر ڈوڈین
وغیرہ سے بھی مدد کرنے میں دیرین نہیں فرمایا
اور میری ضروریات کو اپنی ضروریات کا
جزو سمجھا اور جس حد تک ایک قومی خدمت
گزار کی حوصلہ افزائی اور اس کی قدردانی
توجہ کی جاسکتی ہے انھوں نے اس میں
کوئی دقیقہ و گدازاشت نہیں کیا میں ان
امور کا ذکر سالانہ آرکھل میں کرنے کا ارادہ
رکھتا ہوں۔ فی الحال دعا کرتا ہوں کہ مولو
کریم ان کو اپنے خادم اور محبوب الحکم کی
ضرورتوں پر نہ یادہ غور کرنے کا موقع ملے
امین

یہ نہیں سمجھا بلکہ وہ اسکا اپنی زندگی کی فریفتہ
میں کا جزو و اعظم سمجھتے ہیں اور باوجودیکہ
سال گذشتہ کے آخری چند مہینوں میں الحکم
کی اشاعت میری مصروفیت مقتدرات اور
دارالامان سے غیر حاضری پھر بیماری اور
دوسرے اسباب کی وجہ سے بہت ہی وقت
اور بے لطف ہوتی رہی تاہم انھوں نے
اسی بے ترتیبی پر ہی نہیں کہ الحکم کی قیمت
یہ وقت اور عند الطالب ارسال کی بلکہ اسی
توسیع اشاعت اور بعض مشکلات پر ڈوڈین
وغیرہ سے بھی مدد کرنے میں دیرین نہیں فرمایا
اور میری ضروریات کو اپنی ضروریات کا
جزو سمجھا اور جس حد تک ایک قومی خدمت
گزار کی حوصلہ افزائی اور اس کی قدردانی
توجہ کی جاسکتی ہے انھوں نے اس میں
کوئی دقیقہ و گدازاشت نہیں کیا میں ان
امور کا ذکر سالانہ آرکھل میں کرنے کا ارادہ
رکھتا ہوں۔ فی الحال دعا کرتا ہوں کہ مولو
کریم ان کو اپنے خادم اور محبوب الحکم کی
ضرورتوں پر نہ یادہ غور کرنے کا موقع ملے
امین

لاجرم فرما فال بنام من دیوانہ زند
اور میں اس فقر و ملمات پر حقد رنج و رنج
بجالاتوں وہ کم ہیں جو ان کی ایسے اخبار کی

ایڈیٹری اور ہر وہ اثری سے مجھو حال ہے
لیکن میں سچ کہتا ہوں میں اس بو جھبہ کو
اسد نقائے کے فضل اور کرم کے بدون ہمت
کے قابل نہیں ہوں اسلئے اپنے معاونین
اور سرپرستوں کی خدمت میں محبت التوا
کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے خصوصاً دعا
کریں کہ اسد نقائے مجھے توفیق دے کہ
میں ان فرائض کو جو میرے ذمہ میں
ادا کرنے کے قابل ہو سکوں اور میرا
آخری دم اسی قومی خدمت پر ہو۔

کیا؟
از جناب میر حامد شاہ صاحب لکھنوی

ہم نشیور اب بھلا کر کیا
ہم نشیور اب بھلا کر کیا
ہم نشیور اب بھلا کر کیا
ہم نشیور اب بھلا کر کیا

قوم کی ہر وہ اثری سے مجھو حال ہے
لیکن میں سچ کہتا ہوں میں اس بو جھبہ کو
اسد نقائے کے فضل اور کرم کے بدون ہمت
کے قابل نہیں ہوں اسلئے اپنے معاونین
اور سرپرستوں کی خدمت میں محبت التوا
کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے خصوصاً دعا
کریں کہ اسد نقائے مجھے توفیق دے کہ
میں ان فرائض کو جو میرے ذمہ میں
ادا کرنے کے قابل ہو سکوں اور میرا
آخری دم اسی قومی خدمت پر ہو۔

کلمات طیبات یا ملفوت حمید علیہ السلام والنجیۃ

اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ علی الارض
حضرت مسیح موعود و مہدی مہود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریریں
آپ کی پاک صحبت کے مذاکرہ کے خلا
طائف اور نجات درج ہو اویں گے
ان شاء اللہ العزیز

اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی تقریر پیر تا پیر

جو ۲۶ دسمبر ۱۹۰۹ء کو بعد نماز ظہر
مسجد اقصیٰ میں آپ نے فرمائی
ہو کر فرمائی

باعت تقریر
میں اس واسطے چند کلمات کے
بیان کرنے کی ضرورت سمجھی ہے
کہ چونکہ موت کا اعتبار نہیں ہے
اور کوئی شخص اپنی نسبت حقیقی طور پر نہیں کہتا
کہ میری زندگی کس قدر ہے اور کتنے دن باقی
ہیں اس لیے مجھے یہ اندیشہ بار بار پیدا ہوتا ہے
کہ اگر ہماری جماعت میں سے کوئی ناواقف ہو
تو وہ واقف ہو جائے کہ اس سلسلہ کے قائم
کرنے سے اللہ تعالیٰ کی کیا غرض ہے؟ اور
ہماری جماعت کو کیا کرنا چاہیے تو یہ غلطی
ہوگی؟ اور یہ بھی غلطی ہے کہ کوئی اتنا سمجھ
نے کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا ہی نجات
ہے۔ اس لیے ضرورت پڑی ہے کہ میں اصل
غرض بتاؤں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے؟
سب لوگ یاد رکھو کہ
سلسلہ میں داخل ہونگی
اصل غرض کیا ہے؟
رسمی طور پر بیعت میں
داخل ہونا یا مجھ کو امام
سمجھ لینا اتنی ہی بات نجات
کے واسطے ہرگز کافی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
دلوں کو دیکھتا ہے وہ زبان یا لہجوں کو نہیں
دیکھتا۔

نجات کے واسطے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار
فرمایا ہے وہی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اول
سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک سمجھو
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پابندی یقین
کریں اور قرآن شریف کو کتاب اللہ سمجھ کر وہ
ایسی کتاب ہے کہ قیامت تک اب اور کوئی کتاب
یا شریعت نہ آئے گی یعنی قرآن شریف کے بعد
اب کسی کتاب یا شریعت کی ضرورت نہیں ہے۔

دیکھو خوب یاد رکھو آنحضرت صلی اللہ
وسلم کا حکم الاینباء ہیں یعنی ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت
نئی کتاب نہ آئے گی نئے احکام نہ آئیں گے
یہی کتاب اور یہی احکام رہیں گے جو الفاظ
میری کتاب میں ہیں یا رسول اللہ میری بیعت
پائے جاتے ہیں اس میں ہرگز یہ منشا
نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا
نئے احکام سکھائے جاویں بلکہ
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ضرورت حقہ
کے وقت کسی کام کو مامور کرتا ہے تو ان معنوں
کہ مکالمات الہیہ کا شرف اسکو دیتا ہے اور
عین کی خبریں اسکو دیتا ہے اس پر نبی کا لفظ
یوں لاجاتا ہے اور وہ مامور نبی کا خطاب
یہ معنی نہیں ہیں کہ نئی شریعت دیتا
ہے یا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی شریعت کو لغو نہ باندھ مسخ کرتا ہے

بلکہ
یہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلی
علیہ وسلم ہی کی سچی اور کامل اتباع
سے ملتا ہے اور بغیر اس کے مل سکتا
ہی نہیں

ماں یہ ضرور ہے کہ جب
امور کی بعثت کا وقت
زمانہ میں گناہ کثرت سے ہو
ہیں اور اہل دنیا ایمان
کی حقیقت نہیں سمجھتے اور ان کے پاس پرت
یا مڑی رہ جاتی ہے اور مغرور و تکبر نہیں ہوتا
ایمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور
شیطان تسلط اور غلبہ بڑھ جاتا ہے اسمانی
ذوق اور حلاوت نہیں رہتی ایسے وقتوں
میں عادت اللہ اسطرح جاری ہے کہ اللہ تعالیٰ
اپنے ایک کامل بندہ کو جو خدا تعالیٰ کے
سچی اطاعت میں فنا شدہ اور محو ہوتا ہے
اپنے مکالمہ کا شرف بخش کر بھیجتا ہے اور
اب اس وقت آئے ہیں مجھے مامور کر کے
بھیجا ہے کیونکہ نبی وہ زمانہ ہے
جس میں الہی محبت بالکل بھٹی
ہو گئی ہے

اگرچہ عام نظریں یہ دیکھا جاتا ہے کہ
لوگ لا الہ الا اللہ کہہ کر بھی
قائل ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان
نقد بیت کرتے ہیں بظاہر نماز میں بھی پڑھتے
ہیں روزے بھی رکھتے ہیں۔ مگر اصل بات
یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں
رہی اور دوسری طرف ان اعمال صالحہ کے
مخالفت کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ
اعمال اعمال صالحہ کے رنگ میں نہیں کیے جاتے

بلکہ رستم اور عادات کے طور پر کیے جاتے ہیں۔
کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا قسمہ
بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان اعمال
صالحہ کے برکات اور انوار ساتھ نہیں ہیں
خوب یاد رکھو کہ جب تک سچو دل سے اور
روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ
نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمال
صالحہ اسیدت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب
ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو صلاح کی ضد
فساد ہے۔ صالحہ وہ ہے جو فساد سے مبرا
منزہ ہو جن کی نمازوں میں فساد ہے اور نفسانی
اغراض چھپے ہوئے ہیں۔ ان کی نمازیں اس
نقائے کے واسطے ہرگز نہیں ہیں اور وہ
نہیں اسے ایک بالشت بھی اور پر نہیں جاتی
ہیں کیونکہ ان میں اخلاص کی روح نہیں اور
روحانیت سے خالی ہیں

مہبت سے لوگ ایسے ہیں جو
اس سلسلہ کی
کیا ضرورت ہے؟
یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس
سلسلہ کی کیا ضرورت ہے؟
کیا ہم نماز روزہ نہیں کرتے
ہیں وہ اسطرح دھوکا دیتے ہیں اور کچھ
سمجھ نہیں کہ بعض لوگ جو ناواقف ہوتے
ہیں ایسی باتوں کو ٹکڑو کا کھاجاویں
اور ان کے ساتھ ملکر یہ کہہیں کہ جماعت میں
ہم نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور
درود قائلین کرتے ہیں پھر کیوں یہ بھوٹ
ڈال دی یاد رکھو کہ ایسی باتیں کم سمجھی
اور سمجھنے والے کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے

میرا اپنا کام نہیں ہے یہ بھوٹ اگر
ڈال دی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ڈالی
ہے جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا؟

کیونکہ ایمانی حالت کمزور
ہوتے ہوئے مہانتک
حقیقی ایمان پیدا کرنا
نوبت نہیں ملتی ہے
کہ ایمانی قوت بالکل
معدوم ہی ہو گئی ہے۔ اور اللہ چاہتا ہے

حقیقی ایمان

کی روح بچوں کے جو اس سلسلہ کے ذریعہ
سے آئے چاہا ہے۔ ایسی صورت میں
ان لوگوں کا اعتراض بجا اور بیہودہ ہے
پس یاد رکھو کہ ایسا دوسرے ہرگز نہیں کسی
کے دل میں نہیں آنا چاہیے۔ اور اگر پورے
غور اور فکر سے کام لیا جاوے تو یہ وضوح
آہی نہیں سکتا کہ غور سے کام نہ لینے کے
سبب ہی سے دوسرے آئے جو ظاہر حالت
پر نظر کر کے کہتے ہیں کہ اور بھی مسلمان
ہیں اس وقت کے دوسروں سے انسان جلد
ہلاک ہو جاتا ہے۔ مگر بعض خطروں
میں ان کے لوگوں کے دیکھ میں جو بظاہر کام
سلسلہ میں ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سے جب

یہ کہا گیا کہ دوسرے مسلمان بھی بظاہر نماز پڑھتے
ہیں۔ اور کلمہ پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں
اور نیک کام کرتے اور نیک معلوم ہوتے ہیں
پھر اس نے سلسلہ کی کیا حاجت ہے؟ یہ لوگ
یاد جو دیکھ ہماری بیعت میں داخل ہیں ایسے
دوسرے اور اعتراض نہ کرتے ہیں۔ کہ ہم کو نیک
جواب نہیں آیا۔ ایسے خطوط پڑھ کر مجھے ایسے
لوگوں پر انوس اور رحم آتا ہے کہ انھوں نے
ہماری اصل غرض اور منشاء کو نہیں سمجھا۔ وہ
صرف دیکھتی ہیں کہ رسمی طور پر یہ لوگ ہماری طرف
شعائر اسلام بجالاتے ہیں اور قرآن الہی ادا
کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت کی روح ان میں نہیں
ہوتی۔ اس لیے یہ باتیں اور دوسرا دوسرا
طرح کام کرتے ہیں۔ وہ ایسے وقت نہیں سمجھتے

ہم حقیقی ایمان پیدا کرنا چاہتے ہیں
جو انسان کو گناہ کی موت سے بچا لیتا ہے
ان رسوم و عادات کے پیرو لوگوں میں وہ بات
نہیں آتی نظر ظاہر ہے حقیقت پر نگاہ نہیں
ان کے ماتھے میں چھلکا ہے جس میں خیر نہیں

یاد رکھو

اور سمجھو کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت کس
چیز کی کمی ہوتی ہے
مأمور کے وقت کس
نورات کو چھوڑ دیتے تھے اور
اسیران کا عمل نہ تھا؟ ہرگز
نہیں یہودی تو اب تک بھی تورات کو ملتے
اور اسیر مل کرتے ہیں ان کی زبانیں اور ہوم
آج بھی اسطرح ہوتی ہیں جیسے اس وقت کے تھے
وہ برابر آج تک بیت المقدس کو اپنا قبلہ
سمجھتے ہیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے
ہیں ان کے بڑے بڑے عالم اور احبار بھی
اس وقت موجود تھے اس وقت پھر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور کتاب اللہ کی کیا ضرورت پڑی تھی
دوسری طرف عیسائی قوم بھی ان میں بھی ایک
فرقہ لا الہ الا اللہ کو ماننا تھا پھر کیا وجہ
تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ
نے مبعوث فرمایا اور کتاب اللہ کو بھیجا؟
یہ ایک سوال ہے جس پر ہمارے مخالفین اور
ایسا اعتراض کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے۔
اگرچہ یہ ایک باریک مسئلہ ہے لیکن جو لوگ
غور اور فکر کرتے ہیں ان کے لیے باریک بینی

یاد رکھو

اللہ تعالیٰ روح اور روحانیت پر نظر کرتا ہے
وہ ظاہری اعمال پر نظر اور نگاہ نہیں کرتا وہ
ان کی حقیقت اور اندرونی حالت
کو دیکھتا ہے کہ ان اعمال کی تہ میں خود غرض
نفسا نیست ہے یا اللہ تعالیٰ کی سچوں
اطاعت اور اخلاص۔ مگر انسان
بعض وقت ظاہری اعمال کو دیکھ کر
دھوکا کھا جاتا ہے جس کے ماتھے
بیت ہے یا وہ تجدد و اصلاح پر غور

ہے بظاہر ہر بار و اختیار کے کام کرتے ہوئے کسی ایک لمحہ لیتا ہے مگر خدا تعالیٰ کو تو پتہ پسند نہیں یہ پست اور قشر ہے اللہ تعالیٰ اسکو پسند نہیں کرتا اور کبھی راضی نہیں ہوتا جب تک

وفا داری اور صدق

تو ہو۔ بے وفا آدمی کتنے کی طرح ہے جو مردار دنیا پر گرے ہوئے ہوتے ہیں وہ بظاہر نیک بھی نظر آتے ہوں لیکن افعال و مہمیں ان میں پائے جاتے ہیں اور پوشیدہ بد چلتیاں ان میں پائی جاتی ہیں جو نمازیں ریاکاروں سے بھی ہوتی ہوں نمازوں کو ہم کیا کریں اور ان سے کیا فائدہ ؟ نماز اس وقت حقیقی معنائ میں پائی جاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک خلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فاضل ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کرے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دیدینے اور مردے کے لیے طیار ہو جائے جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اسکی نماز نماز ہے مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچا اخلاص اور وفا داری کا منورہ نہیں دکھاتا اس وقت تک اسکی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں بہت سی مخلوق ایسی ہے کہ لوگ ان کو مومن اور راستباز سمجھتے ہیں مگر آسمان پر ان کا نام کافر ہے۔ واسطے حقیقی مومن اور راست باز وہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے ورنہ کی نظر میں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو حقیقت میں یہ بہت ہی مشکل لگائی ہے کہ انسان سچا ایمان لاوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل اخلاص اور وفا داری کا منورہ دکھلاوے۔ جب انسان سچا ایمان لاتا ہے تو اس کے بہت سے نشانات ہوجاتے ہیں قرآن شریف نے کچھ مومنوں کی جو علامات بیان کی ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان دنیا کو باطن سے چھوڑ کر اس سے اسطرح الگ ہو جائے کہ جیسے سائپ اپنی کچلی سے باہر آجاتا ہے اسی طرح جب انسان نفسانیت کی کچلی سے باہر آجاتا ہے تو وہ مومن ہوتا ہے اور ایمان کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں چنانچہ فرمایا: **اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُونَ** یعنی بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اور جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو تقویٰ سے بھی بڑھ کر کام کرتے ہیں یعنی محسن ہوتے ہیں۔

تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک کی ہر ایک سے پرہیز کرنا مگر بایہ کھوکھلی تہی نہیں ہے اگر ایک شخص کے کس نیک ہوں اس لیے کہ

کسی کا مال نہیں لیا نقب زنی نہیں کی چوری نہیں کرتا بد نظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک نبی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا انتخاب کرے اور چوری یا ڈاکا زنی کرے تو وہ سزا پائے گا پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوح انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفا داری دکھلاوے اور اس کی راہ میں جان تک دیدینے کو طیار ہو۔ یہی لیے یہاں فرمایا: **اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُونَ** یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور تقویٰ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

یہ عرب بایہ کھوکھلی زبانی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکی نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا خون نہیں کیا چوری نہیں کی ڈاکا نہیں مارا۔ اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی خدمت نہ ہو وفا کا منورہ انہوں نے دکھایا یا نوح انسان کی کوئی خدمت نہیں کی اور اسطرح کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہو گا وہ شخص جو ان بات کو پیش کرے کہ اسے نیکو کاروں میں شمار کرے۔

کیونکہ یہ تو بد چلتیاں ہیں صرف اتنے خیال سے اولیاء میں داخل نہیں ہو جاتا۔ بد چلتی کرنے والے چوری یا چنات کرنے والے رفعت لینے والے کے لیے عادتہ اللہ میں ہے کہ اسے یہاں شراوی جاتی ہے وہ نہیں مرتباج تک نہ انہیں پالینا یا بھوکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے

تقویٰ ادنیٰ مرتبہ ہے اسکی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی برتن کو اچھی طرح صاف کیا جاوے تاکہ اس میں اعلیٰ درجہ کا لطیف کھا ڈالا جائے اب اگر کسی برتن کو خوب صاف کر کے رکھ دیا جائے لیکن اس میں کھانا نہ ڈالا جائے تو کیا اس سے بیٹ بھر سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں کیا وہ خالی برتن طعام سے سیر کر دگا ؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح تقویٰ کو سمجھو تقویٰ کیا ہے نفس امارہ کے برتن کو صاف کرنا۔

نفس کو تین قسم پر تقسیم کیا ہے۔ ۱۔ نفس امارہ۔ ۲۔ نفس نواامہ۔ ۳۔ نفس مطمئنہ۔ ایک نفس زکیہ بھی ہوتا ہے مگر وہ بچپن کی حالت ہے جب گناہ ہوتا ہی نہیں اس لیے اس نفس کو چھوڑ کر بلوغ کے بعد تین نفسوں ہی کی بحث کی ہے۔ نفس امارہ کی وہ حالت ہے جب انسان شیطان اور نفس کا بندہ ہوتا ہے اور نفسانی خواہشوں کا غلام اور اسیر ہو جاتا ہے جو حکم نفس کرتا ہے اسکی تعمیل کے واسطے اسطرح طیار ہو جاتا ہے جیسو ایک قلام دست بستہ

اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کے لیے مستعد ہوتا ہے اس وقت یہ نفس کا غلام ہو کر جو وہ کہے کرتا ہے وہ کہے خون کرتا ہے کرتا ہے زنا کہے چوری کہے غصہ جو کچھ بھی کہے سب کے لیے طیار ہوتا ہے کوئی بدی کوئی برا کام ہو جو نفس کہے یہ غلاموں کی طرح کر دیتا ہے۔ یہ نفس امارہ کی حالت ہے اور یہ وہ شخص ہے جو نفس امارہ کا تابع ہے۔ اس کے بعد نفس نواامہ ہے یہ ایسی حالت ہے کہ گناہ تو اس سے بھی سرزد ہوتے رہتے ہیں مگر وہ نفس کو بلاست بھی کرتا رہتا ہے اور اس تدبیر اور کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اسے گناہ سے نجات ملے جو لوگ نفس نواامہ کے ماتحت یا اس حالت میں ہوتے ہیں وہ ایک جنگ کی حالت میں ہوتے ہیں یعنی شیطان اور نفس سے جنگ کرتے رہتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نفس غالب ہو کر غرض ہو جاتی ہے اور کبھی نفس پر غالب آجاتے اور اسکو با لیتے ہیں۔ یہ لوگ نفس امارہ والوں سے ترقی کر جاتے ہیں۔ نفس امارہ والی انسان اور دوسرے بہا میں کوئی فرق نہیں ہوتا جیسے کتابی جب کوئی برتن نکلا دیکھتے ہیں تو فوراً جا پڑتے ہیں اور ہمیں دیکھتے کوہ چیز ان کا حق ہے یا نہیں اسی طرح نفس امارہ کے غلام انسان کو جب کسی برکا موقع ملتا ہے تو فوراً اسے کر بیٹھتا ہے اور طیار رہتا ہے۔ اگر راستہ میں دو چار روپے پڑے ہوں تو فی الفور ان کے اٹھنے کو طیار ہو جاوے گا اور نہیں سوچے گا کہ اس کے لینے کا حق ہے یا نہیں۔ مگر لوامہ والے کی یہ حالت نہیں وہ حالت جنگ میں ہے جس میں کبھی نفس غالب کبھی نہیں کامل فتح نہیں ہوتی مگر تیسرے حالت جو نفس مطمئنہ کی حالت ہے یہ وہ حالت ہے جب ساری لڑائیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور کامل فتح ہو جاتی ہے۔ اسی لیے اسکا نام نفس مطمئنہ رکھا ہے یعنی اطمینان یافتہ

اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر سچا ایمان لاتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ واقعی خدا ہے نفس مطمئنہ کی انتہائی حد خدا پر ایمان ہوتا ہے کیونکہ کامل اطمینان اور تسلی اسی وقت ملتی ہے جب اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہو۔

یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاکبازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا پر ایمان لانے میں ہے خدا انسان کا ایمان بالائے کبر و ہوتا ہے اسی خدا پر ایمان صالحہ میں کمزوری اور تسلی پائی جاتی ہے لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اسکی تمام صفات کامل

کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے خدا پر ایمان رکھنے والا گناہ پروردگار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایمان اسکی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضا کو کاٹ دیتا ہے دیکھو اگر کسی کی آنکھیں بخا لمدی جاویں تو وہ آنکھوں سے بد نظری کیونکر کر سکتا ہے اور آنکھوں کا کیسے کرے گا۔ اور اگر ایسا ہی کات کاٹ دے جاویں یا شہوانی قوی کاٹ دے جاویں پھر وہ گناہ جو ان اعضا سے متعلق ہیں کیسے کر سکتا ہے ؟ ٹھیک اسی طرح ہر جب ایک انسان نفس مطمئنہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفس مطمئنہ اسے اندھا کر دیتا ہے اور اسکی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی وہ دیکھتا ہے پھر نہیں دیکھتا کیونکہ آنکھوں کے گناہ کی نظر سلب ہو جاتی ہے۔ یہ وہ کان دیکھتا ہے مگر بہرہ ہوتا ہے اور وہ بات جو گناہ کی ہیں نہیں سن سکتا۔ اسی طرح اس کی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندر لینی اعضا کاٹ دیے جاتے ہیں۔ اسکی اساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہو سکتا تھا ایک مورت واقع ہو جاتی ہے۔ اور وہ باقل ایک میت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ وہ اس کے سر ایک قدم نہیں اٹھا سکتا۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اسے دیا جاتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے جو انسان کا اصل مقصد ہونا چاہیے اور ہماری جماعت کو ایک فزوریہ اور اطمینان کامل کے حاصل کرنے کے لیے ایمان محال کی ضرورت ہے پس ہمارا مقصد کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔

یاد رکھو

اصلاح نفس کا سچا ذریعہ نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا ہے جو شخص نری تدبیروں پر رہتا ہے وہ نامراد اور ناکام رہتا ہے کیونکہ وہ اپنی تدبیر کو اور تجویزوں ہی کو خدا سمجھتا ہے اسواسطے وہ نفس اور فیض جو گناہ کی طاقتوں پر مروت دارہ کرتا ہے اور بدیوں سے بچنے اور ان کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشا ہے وہ انہیں نہیں ملتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے آتا ہے جو تدبیروں کا غلام نہیں تھا۔ انسانی تدبیروں اور تجویزوں کی ناکامی کی مثال خود خدا تعالیٰ نے دکھائی ہے یہود کو تو ریت کے لیے کہا اس میں تحریف تبدیل کرنا اور بڑی بڑی ناکیدیں اسکی حفاظت کی گئی تھیں لیکن کج بحث یہودیوں نے تحریف کر

ہیں کے اہل بیت علیہم السلام کو کیا انا حق
 تَرٰنَا الذِّكْرَ وَآثَالَهٗ لِحَقِّقُوْنَ
 یعنی جسے اس قرآن مجید کو آتا رہے اور ہم ہی
 اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پھر دیکھو
 کہ اس نے کیسی حفاظت فرمائی ایک لفظ اور
 نقطہ تک پس و پیش نہ ہوا۔ اور کوئی ایسا نہیں
 کہ اس میں تحریف تبدیل کرتا۔

صاف ظاہر ہے کہ جو کام خدا کے مانتے ہوتا
 ہے وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے۔ اور جو انسان
 کے اپنے مانتے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا
 اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ جب تک خدا
 کا فضل اور اسی کے مانتے نہ ہو تو کچھ
 نہیں ہوتا۔ پس محض اپنی سعی اور کوشش
 سے ظہار نہ نفس پیدا ہو جائے یہ
 خیال باطل ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں
 کہ پھر انسان کو کوشش کرے اور مجاہدہ کرے
 نہیں بلکہ کوشش اور مجاہدہ ضروری ہے اور
 سعی کرنا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل بھی
 محنت اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس
 واسطے ان تمام تدابیر اور مساعی کو چھوڑنا
 نہیں چاہیے جو اصلاح نفس کے لیے
 ضروری ہیں مگر یہ بتا دینا اور تدبیر اپنے نفس
 اور خیال سے پیدا کی ہوئی نہیں ہونی چاہیے
 بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنا چاہیے جنکو خود
 اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے اور جو ہمارے ہی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھائی ہیں
 آپ کے قدم پر قدم مارو اور پھر دعا
 سے کام لو تم ناپاکی کے کچھ نہیں سمجھتے ہو
 ہو مگر خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر صرف تدبیر
 سے صاف چستہ تک نہیں پہنچ سکتے جو ہمارے
 کاموں میں ہے۔

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ
 کو چھوڑتے ہیں اور اپنی تدبیروں پر بھروسہ
 کرتے ہیں وہ احتیاطیں کرتے کرتے خود مبتلا
 ہو جاتے ہیں اور پھنس جاتے ہیں۔ اس واسطے
 کہ خدا کا فضل ان کے ساتھ نہیں ہوتا اور انکی
 دستگیری نہیں کی جاتی۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر
 اپنی تدبیر اور خیال سے اگر کوئی اصلاح نفس
 کرنے کا مدعی ہو وہ جھوٹا ہے

اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے
 یہ بتائی ہے **كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ**
 یعنی جو لوگ تقویٰ - تقی - علی اور خالی ترک
 میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ اس
 سے پتہ چلا کہ

**اٰیُّهَا الذِّكْرُ
 اٰمِنُوْا اَتَقُوْا اللّٰهَ**

یعنی ایمان والو! تقویٰ اللہ اختیار کرو
 اس سے پتہ چلتا ہے کہ سچے ایمان ہو۔ پھر
 سنت کے طور پر ہر ایک کی جگہ کو چھوڑ دے
 اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا
 بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔ جو اندر ہی اندر ہوتا
 چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کچھ دین

کے ماں جاتا ہے وہ پھر کہتا ہے کہ میں دنیا
 کرتا ہوں؟ اس سے کہنا چاہیے کہ ماں لڑکچکا
 اور وہ ایک - ایک دن اس میں مبتلا
 ہو جاتا ہے گا۔ کہہ کر محبت میں تاثیر ہوتی ہے
 اسی طرح جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ
 وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا
 ہوں لیکن ایک دن اسے گا کہ وہ ضرور پی
 گا۔

پس اس سے کبھی بچہ نہیں رہنا چاہیے
 کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے یہی وجہ ہے
 کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس کے لیے
كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دیا ہے
 جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ محنت
 ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر لے
 بغیر نہ رہے گی اور ایک دن نہ ایک دن وہ
 اس مخالفت سے باز آجائے گا۔ ہم افسوس
 کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف اسی صحبت
 کے نہ ہونے کی وجہ سے محروم رہ
 گئے اگر وہ ہمارے پاس آکر رہتے ہمارے اہل
 سنتے تو ایک وقت آجائے کہ اللہ تعالیٰ ان کو
 ان کی غلطیوں پر متنبہ کر دیتا اور وہ حق کو
 پالیتے۔ لیکن اب چونکہ اس صحبت سے محروم
 ہیں اور انھوں نے ہماری باتیں سنتے تو غور
 کھو دیا ہے۔ اس لیے کبھی کہتے ہیں کہ غور
 باللہ یہ دہریہ ہیں شراب پیٹے ہیں اتنی ہی
 اور کبھی یہ انتہام لگاتے ہیں کہ غور باللہ غور
 صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اور گایاں
 دیتے ہیں۔ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ صحبت نہیں
 اور یہ قہر الہی ہے کہ صحبت نہ ہو۔ لکھا ہے کہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر صلح حبیبیہ

نقطہ نوٹ۔ اس تقریر کو صاف کرتے وقت
 صلح حدیبیہ کے مقام پر پہنچ کر کہو جو اللہ
 حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
اشتہار جو الصلح خیر کے عزائم
 بندگان عالی نے نہایت شفقت اور رحم سے ہر
 نصیب مخالفوں کو اپنے فیض سے پہنچا دیا اور نہایت
 مرق دینے کی خاطر شائع کیا گیا تھا وہ اشتہار ابج
 سنہ ۱۲۰۰ کو شائع ہوا تھا اور آج حکم کے پڑھنے
 والوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کئی سوایوں کی
 کی جاعت ہی شریک ہے جو اس وقت سلسلہ عالیہ
 احمدیہ سے تعلق نہ تھا اور وہ آج اس سلسلہ کی
 شمولیت پر حیات شکر بجالاتے ہیں۔ اور ممکن ہو
 کہ ان میں سے بہتوں کو اس اشتہار کی خبر بھی ہو
 اس لیے محض اس نیت اور خیال سے کہ اس اشتہار
 کو ہم ان لوگوں کو جو تا وقتہ میں واقف کریں
 اور نیز اس لحاظ سے کہ اس سے ہمارے سید و مولیٰ
 اقام کی اس کریم النفسی اور شفقہ علی خلق اللہ
 کا پتہ لگے جو آپ میں نوبہ انسان کی پہلانی کے لیے
 ولایت رکھی گئی ہے اس اشتہار کو اس حاشیہ میں
 کرتے ہیں۔ اس پر کہ ہمارے ایمان میں ایک نیا
 رنگ آئے گا اور ہمیں معلوم ہوگا کہ کس بصیرت اور ہوش
 یا ماموروں نے اسے اپنی کامیابی کے لیے کیا تقویت

کی ہے تو صلح حدیبیہ کے بارگاہِ نبوت میں سے ایک
 یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپ کے پاس آنیکا مرق وار
 اور انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں نہیں تو ہمیں
 صد مامولان ہو گئے۔ جب تک انھوں نے آپ صلی
 کی باتیں نہ سنی تھیں انہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن
 ایک۔ یہ ارحال تھے جو آپ کے حسن و جمال پر انھوں
 اطلاع نہ پائے رہتی تھی۔ اور جیسا دوسرے لوگ
 کذاب کہتے تھے (معاذ اللہ) وہ بھی کہہ رہے تھے
 اور ان فیوض و برکات سے بے نصیب تھے جب
 لے کر آئے تھے اس لیے کہ دور تھے۔ لیکن جب وہ
 حجاب اٹھ گیا اور پاس آکر دیکھا اور سنا تو وہ
محرومی نہ رہی اور سعیدوں کے گروہ میں داخل
 ہو گئے اسی طرح بہتوں کی بد نصیبی کا
 ایک بھی باعث ہے۔ جب ان سے پوچھا
 جاوے کہ تم نے ان کے دعوے اور دلائل کو کیا مانگا
 سمجھا ہے تو بجز چند تنہا توں اور اقراؤں کے کہہ
 نہیں کہتے جو بعض مغتری شاد تھے اس اور وہ انکو
 مان لیتے ہیں اور خود کو کوشش نہیں کرتے کہ یہاں
آکر خود تحقیق کریں اور ہماری صحبت
میں رہ کر دیکھیں۔ اس سے ان کے دل سیاہ
 ہو جاتے ہیں اور وہ حق کو نہیں پاسکتے لیکن
 اگر وہ تقویٰ سے کام لیتے تو کوئی گناہ نہ تھا کہ وہ
 آکر ہم سے ملے جلتے رہتے اور ہماری باتیں سنتے
 رہتے۔ حالانکہ عیسائیوں اور یہودیوں سے بھی
 ملے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں انکی مجلسوں
 جاتے ہیں۔ پھر کوئی امر مانع تھا جو ہمارے پاس آنے

یقینہ قٹ نوٹ۔ اور اس مضمون کے ساتھ کچھ لکھتے ہیں
 دو بالا ہوا ہے گا۔ ایڈیٹر

الصلح خیر

الحکم از رابع سنہ ۱۲۰۰
 بمصر جلد

اے علماء قوم جو میرے مذہب اور کفر میں ایسی نسبت
 متذہب ہیں آج پھر میرے دل میں خیال آیا کہ ایک
 مرتبہ پھر آپ صاحبوں کی خدمت میں مصالحت کے لیے
 درخواست کروں۔ مصالحت سے میری پراہنیں بے
 حد آپ صاحبوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لیے مجھ کو
 یا اپنے عقیدہ کی نسبت اس بصیرت کے مخالفت کوئی کمی
 بیشی کروں جو خدا نے مجھے عطا فرمائی ہے بلکہ انھوں نے
 سے صرف یہ مراد ہے کہ فریقین ایک بچہ عہد کریں کہ
 وہ اور تمام وہ لوگ جو ان کے زیر اثر ہیں ہر ایک
 قسم کی سخت زبانی سے باز رہیں اور کسی تحریر یا تقریر
 یا اشارہ یا کلام سے کسی فریق مخالفت کی عزت نہ چلے
 نہ کریں اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی صاحب اپنے
 فریق مخالفت کی مجلس میں جائے تو جیسا کہ شرط تہذیب
 اور شائستگی ہے فریق ثانی ممانعت سے پیش آئیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ انجام کار انھیں اصولوں یا ملامت
 کی طرف لوگ آجالتے ہیں جب دیکھتی ہیں کہ ایک فریق
 دنیا میں پھیل گیا ہے۔ جیسا کہ آج کل تفسی تا فنی لکھی
 جاتی باوجود ان سب اختلافات کے کہ کسی وجہ سے
 کی ارض مقدسہ بھی انکو ایک مصلح پر جمع نہیں کر سکی
 ایک دوسرے مخالفت اور طوائف کرتے ہیں۔ لیکن یہی

عرض

یہ بڑی ہی بد نصیبی ہے اور انسان اس کے سب محروم
 ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم فرمایا
كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

اس میں بڑا نکتہ معرفت یہی ہے کہ جو نیک صحبت کا اثر نہ ہو
 ہوتا ہے ایسے ایک راستہ کی صحبت میں رہ کر
 انسان راستہ کی سیکتا ہے اور اس کے باوجود
 کا اندر ہی اندر اثر رہتا ہے لگتا ہے جو اس کے خدا تعالیٰ
 پر ایک سچا عین اور بصیرت عطا کرتا ہے۔ اسی صحبت
 میں صدق دل سے رہ کر وہ خدا تعالیٰ کی آیات اور
 نشانات کو دیکھتا ہے جو ایمان کے بڑھانے کے
 ذریعے ہیں۔

باقی آئندہ

خوبی کی بات ہے کہ کسی اندرونی فرد کی ابتدائی حالت میں
 اس سے اخلاقی برتاؤ کیا جائے خدا کا حکم و مشیت دنا ہو کر
 ہے وہی تاہو ہوتا ہے۔ انسانی کوششیں کچھ عطا نہیں کر سکتیں
 اگر یہ کار و بار خدا کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ تباہ ہو جائیگا۔
 اور اگر خدا کی طرف سے ہو تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتا اور
 محض قلیل جماعت خیال کر کے مختصر کھڑے رہنے طریق تقویٰ کے
 برخلاف یہ بھی تو وقت پر کچھ عطا نہ ہو سکتا ہے اس واسطے
 درجہ دب یا محرمی فرقہ دنیا میں چند گروہ متافذ میں
 جایگا اور ہر ایک طبقہ کے انسان اور بعض ملوک کی
 اس میں داخل ہو جائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو
 زمانہ میں تو یہ کہند اور بعض خود بخود لوگوں کے دلوں کو مدھم
 لیکن اس وقت کی مخالفت اور ممانعت خدا کے لیے جس
 اور اس وقت میں اللہ تعالیٰ کا ارادہ کرنا تقویٰ کی وجہ سے نہیں
 جائے گا۔ تقویٰ دیکھا دیکھا آج ہی دل ہے جبکہ یہ فرقہ دنیا
 بجز چند ہزار انسان کے زیادہ نہیں اور نہ ہی یہ انتظام کر سکا
 کہ ہماری جماعت میں سے کوئی شخص مختصر یا تقریر کے ذریعے
 کوئی ایسا مضمون شائع نہیں کرے جس میں آپ صاحبوں میں سے
 کسی صاحب کی حقیر اور توہین کا ارادہ کیا گیا ہو اور اس انتظام پر
 اس وقت سے پورا امداد ہوگا جبکہ آپ صاحب کی طرف سے اسی
 مضمون کا ایک اشتہار نکلیگا کہ آئندہ آپ کو پھر عہدہ نہ دے
 ہر جائزہ کے آپ صاحبوں اور نیز اسے لوگ جو آپ کے زبانی
 یا نہایت سمجھ جاسکتے ہیں ہر ایک قسم کی زبانی امداد اور سبب
 سے محبت رہیں گے اور اس نئے معاہدہ سے آئندہ اس کا جو
 سہواں لگا کر انھیں اور نہ ہم اس طریق سے شکش ہو سکتے ہیں
 دونوں فریق پر واجب ہوگا کہ ہر ایک قسم کی زبانی اور لکھی
 منہ بند کریں۔ مجھے بہت خوشی ہوگی جب آپ کی طرف سے
 پہنچے گا اور اس امر سے ان تمام امور پر ہماری طرف سے
 امداد و اشتہار ہوگا۔ بالفضل اس اندرونی فرقہ کے ملنے کے لیے
 اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں۔ آئندہ جس فریق کے ساتھ
 خدا ہوگا وہ خود غالب ہونا چاہیے گا۔ دنیا میں سچائی اور
 جھوٹے سے تم کھیر آتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان
 جاتا ہے جو پھیل اور پھول لانا اور حق کوئی کہہ سکیں کہ
 بہت سخت زبانی ہیں۔ بات دہل ہوگی کہ ایک فریق دوسرے فریق کو
 سے یا نہ کہ وہ دہل ہے یا ایمان ہی یا فتنہ کو کہہ سکتے ہیں
 غلطی ہے باوجود غلطی ہے یا محض یہ سخت زبانیوں میں ہوگا نہ
 جلد تم کو کچھ بتا دینا ضروری ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں
 غلطی نہ ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قدر
 کو کہ معلوم نہیں کہ صاحب کی طرف سے یہی لکھی ہو کہ ہر
 کے ساتھ جو باوجود اس کے کہ ہمیں جواب اشتہار نکھوگا۔ وہ اسلام
 علی من اتبع الهدی۔ غلط۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی یا بہت سے ایسی چیزیں
 قرآن مجید کی قوم کے لیے نہیں ہیں بلکہ
 وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا تھا تو کم از کم اس پر
 غور کیا جاتا کہ سالانہ ۲۵ لاکھ روپیہ جو
 خزانہ ہندوستان میں موجود تھا اس کے لیے
 کیا بند کیا جاتا ہے اور اس طرح ہندوستان
 اور دوسرے غریب ملکوں کے لیے
 یہ روپیہ پاکستان کے لیے بھی نہیں
 پر عمل درآمد کرتے۔

پاؤنڈ اس سوال کو نہایت غریب و غلامیت
 کے لحاظ سے لے کر کے قابل ہونے کا اگر وہ
 ان کتابوں رسالوں اور اخباروں اور پمپوں
 اشتہاروں اور سٹیٹوں کی تعداد و اشاعت
 کی افواہ دیکھنے کی کوشش کرے تو یہی
 غریب کی طرف سے عیسائی مذہب کی طرف
 ہندوستان اور اس کے تمام میں عیسائی کے
 متعلق اور مختلف قوسوں اور فرقوں کو غریب
 کے رویوں کا یہ ہے کہ ہاتھ ہیں

ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی یا بہت سے ایسی چیزیں
 قرآن مجید کی قوم کے لیے نہیں ہیں بلکہ
 وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا تھا تو کم از کم اس پر
 غور کیا جاتا کہ سالانہ ۲۵ لاکھ روپیہ جو
 خزانہ ہندوستان میں موجود تھا اس کے لیے
 کیا بند کیا جاتا ہے اور اس طرح ہندوستان
 اور دوسرے غریب ملکوں کے لیے
 یہ روپیہ پاکستان کے لیے بھی نہیں
 پر عمل درآمد کرتے۔

پاؤنڈ اس سوال کو نہایت غریب و غلامیت
 کے لحاظ سے لے کر کے قابل ہونے کا اگر وہ
 ان کتابوں رسالوں اور اخباروں اور پمپوں
 اشتہاروں اور سٹیٹوں کی تعداد و اشاعت
 کی افواہ دیکھنے کی کوشش کرے تو یہی
 غریب کی طرف سے عیسائی مذہب کی طرف
 ہندوستان اور اس کے تمام میں عیسائی کے
 متعلق اور مختلف قوسوں اور فرقوں کو غریب
 کے رویوں کا یہ ہے کہ ہاتھ ہیں

مذہبی یا سرسری نظر

یہ اخبار کے مطالعہ سے ہم
 کو امریکی کی ایک فریڈرک
 کینیڈا کی ایک اشتہار و پمپ
 رسالہ کی صورت میں ہے اور

الحق انزلہ

مبارکات سے معلوم ہوا کہ امریکی
 حکومت نے ایک خود کشی کا کام
 قائم کیا ہے ان لوگوں کے ذمہ داری
 ہے کہ یہ زندگی بھر کے قابل نہیں ہے
 اس لیے ہم نے ہر ایک مدد سے اس کا
 کر دینا چاہیے ؟ یہ حالت ہے ان
 ملکوں کی جہاں سولہ لاکھ آباد ہیں
 کہتے ہیں کہ امریکا میں ہے اور ہر
 امریکی خود کشی کی اموال کی تعداد ان
 بڑے رہی ہے کیوں ؟ اس کے لیے یہ بیان
 نہیں جو انسان کو ہر سچ و راستہ اور زندگی
 ہر حالت میں مطمئن اور شادمان رکھ سکتا ہے
 اور اس کو یہ ہے کہ جس مذہب کی نجات کا سہارا
 ایک لعنتی خود کشی پر ہو اس سے اگرچہ
 میں خود کشی کا دعویٰ ہو تو کیا ہو ؟
 ہر مذہب سلام کی ایک ایک مذہب ہے جسے
 تلقین کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے
 کش سے منع فرمایا ہے اور اقامتاً یقف
 التماس فیہمک فی الکفر فیہم لکبر و کبر
 عرکاتہم و انہم یحیر اعینہ و انہم یحیر
 خلقکم و الذین من قبلکم
 لعلکم تتقون کا ارشاد ہمارے خدا کے
 دست بخش ہونے کی جو یہ جاری ہے خدا کے
 ہم اور ہمارے ہر مصلحتی و انسانی اصول
 سے متفق ہوں۔ آمین

ہم سید اخبار کی اس لکھ کے ساتھ متفق
 ہیں کہ یہ ماننے کے واسطے ہر گریہ نہیں
 کہ کام کی کوشش کر سکتی ہے ؟
 لیکن یہ سوال وقت و مکان کے مذہبی متون
 میں قابل نہیں ہیں کہ وہ روپ کے مادی
 کے لئے اسلام کے مقاصد میں سرگرم
 اب جبکہ یورپ اور امریکا کے عیسائی
 کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ عیسائیوں اور ان کے
 کے ذمہ بھی انھیں صلی اور علیہ وسلم اور
 پاک اسلام پہلے کرتے سے نہیں چھوڑتے
 کیا یہ وہ وقت نہیں ہے کہ خدا کے نور پر
 اسلام کا نام اور محافظ ہو۔ اور

مذہب یا سرسری نظر
 ہر مذہب یا مفسد پیش کرتے ہیں کہ انسان کو
 تک اور پانی کے مسائل سے حل کر کے کی عمر
 بڑھانے کے لیے اس صاحب کی خدمت سے ہر مذہب
 ہی سب برائیوں کی جڑ ہے اور ہر قسم کا فساد
 پانی کے اشاق یا دھبہ کے لیے ایک تہذیب و
 ہو جوتے۔ ان کے مسائل میں بہت سے نذر
 مردانہ کے بھول ہو گئے ہیں ہر مذہب و پانی سے
 قہر ہر کرتے ہیں ہر مذہب کے کام کرتے ہیں ایک
 دوسرے سے ملنے کے واسطے و ان میں ہر مذہب
 حق تعالیٰ کا ہے اور جب ہر مذہب میں ہر مذہب
 برائی کی حالت میں ہی زمین پر ہوتے ہیں۔ یہ
 حالت ہر مذہب میں ہے ہر مذہب کی۔ مذہب اور
 اسکی حقیقت سے وہ اس قدر دیر پا نہیں ہے
 کہ اس کا سب سے مشکل ہو گئے۔ مذہب کی حالت
 حق تعالیٰ کی لہجہ و حیثیت ہر مذہب کی اس کا
 اسے یہی ہے کہ اس وقت کہ اسے وجود پان
 کی ضرورت ہے ہر مذہب کے لیے تہذیب و
 ہے ساتھ لکھتے اور دنیا کو باخبر اور دنیا
 کے ہر مذہب کا شکر ہے کہ اسے عالم
 کیا جی نہیں دیکھتے ہوں کہ ہر مذہب کی

ہم سید اخبار کی اس لکھ کے ساتھ متفق
 ہیں کہ یہ ماننے کے واسطے ہر گریہ نہیں
 کہ کام کی کوشش کر سکتی ہے ؟
 لیکن یہ سوال وقت و مکان کے مذہبی متون
 میں قابل نہیں ہیں کہ وہ روپ کے مادی
 کے لئے اسلام کے مقاصد میں سرگرم
 اب جبکہ یورپ اور امریکا کے عیسائی
 کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ عیسائیوں اور ان کے
 کے ذمہ بھی انھیں صلی اور علیہ وسلم اور
 پاک اسلام پہلے کرتے سے نہیں چھوڑتے
 کیا یہ وہ وقت نہیں ہے کہ خدا کے نور پر
 اسلام کا نام اور محافظ ہو۔ اور

ہم سید اخبار کی اس لکھ کے ساتھ متفق
 ہیں کہ یہ ماننے کے واسطے ہر گریہ نہیں
 کہ کام کی کوشش کر سکتی ہے ؟
 لیکن یہ سوال وقت و مکان کے مذہبی متون
 میں قابل نہیں ہیں کہ وہ روپ کے مادی
 کے لئے اسلام کے مقاصد میں سرگرم
 اب جبکہ یورپ اور امریکا کے عیسائی
 کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ عیسائیوں اور ان کے
 کے ذمہ بھی انھیں صلی اور علیہ وسلم اور
 پاک اسلام پہلے کرتے سے نہیں چھوڑتے
 کیا یہ وہ وقت نہیں ہے کہ خدا کے نور پر
 اسلام کا نام اور محافظ ہو۔ اور

یہ روپیہ پاکستان کے لیے بھی نہیں
 پر عمل درآمد کرتے۔

پاؤنڈ اس سوال کو نہایت غریب و غلامیت
 کے لحاظ سے لے کر کے قابل ہونے کا اگر وہ
 ان کتابوں رسالوں اور اخباروں اور پمپوں
 اشتہاروں اور سٹیٹوں کی تعداد و اشاعت
 کی افواہ دیکھنے کی کوشش کرے تو یہی
 غریب کی طرف سے عیسائی مذہب کی طرف
 ہندوستان اور اس کے تمام میں عیسائی کے
 متعلق اور مختلف قوسوں اور فرقوں کو غریب
 کے رویوں کا یہ ہے کہ ہاتھ ہیں

یہ روپیہ پاکستان کے لیے بھی نہیں
 پر عمل درآمد کرتے۔

پاؤنڈ اس سوال کو نہایت غریب و غلامیت
 کے لحاظ سے لے کر کے قابل ہونے کا اگر وہ
 ان کتابوں رسالوں اور اخباروں اور پمپوں
 اشتہاروں اور سٹیٹوں کی تعداد و اشاعت
 کی افواہ دیکھنے کی کوشش کرے تو یہی
 غریب کی طرف سے عیسائی مذہب کی طرف
 ہندوستان اور اس کے تمام میں عیسائی کے
 متعلق اور مختلف قوسوں اور فرقوں کو غریب
 کے رویوں کا یہ ہے کہ ہاتھ ہیں

یہ روپیہ پاکستان کے لیے بھی نہیں
 پر عمل درآمد کرتے۔

پاؤنڈ اس سوال کو نہایت غریب و غلامیت
 کے لحاظ سے لے کر کے قابل ہونے کا اگر وہ
 ان کتابوں رسالوں اور اخباروں اور پمپوں
 اشتہاروں اور سٹیٹوں کی تعداد و اشاعت
 کی افواہ دیکھنے کی کوشش کرے تو یہی
 غریب کی طرف سے عیسائی مذہب کی طرف
 ہندوستان اور اس کے تمام میں عیسائی کے
 متعلق اور مختلف قوسوں اور فرقوں کو غریب
 کے رویوں کا یہ ہے کہ ہاتھ ہیں

یہ روپیہ پاکستان کے لیے بھی نہیں
 پر عمل درآمد کرتے۔

پاؤنڈ اس سوال کو نہایت غریب و غلامیت
 کے لحاظ سے لے کر کے قابل ہونے کا اگر وہ
 ان کتابوں رسالوں اور اخباروں اور پمپوں
 اشتہاروں اور سٹیٹوں کی تعداد و اشاعت
 کی افواہ دیکھنے کی کوشش کرے تو یہی
 غریب کی طرف سے عیسائی مذہب کی طرف
 ہندوستان اور اس کے تمام میں عیسائی کے
 متعلق اور مختلف قوسوں اور فرقوں کو غریب
 کے رویوں کا یہ ہے کہ ہاتھ ہیں

ت سے طلاق

رنگون کی خبر و بیان ہوا ہے کہ عید النکاح نہی ایک مرد کسی نے عقد کیا تھا میں اپنی بی بی کو طلاق دے دی تھی لیکن جب اس کے خسر فرمایا تو اس نے اس طلاق کے رفع و کفر کے واسطے ایک مولوی سے چارہ جوئی کی جسے پانچ روپے طلب کیے اور اسکے بعد طلاق دینے لگے شخص سے کہا کہ تیری طلاق ہو کر جائز نہیں ہے اور نیز اخراج کسی طرح نہیں تو کیا جب یہ شخص خوش خوش اپنے مکان کو واپس آیا تو ایک شخص نے مولوی سے پوچھا کہ آپ کا فتویٰ کیوں کر جائز ہو سکتا ہے؟ مولوی نے جواب دیا کہ یہ ایک جاہل کشفہ نا حرام ہے جس کی طرف حق خطائے عقیدت مانتے ہیں جو سنا ہیں ضرور ہے کہ اس نے جو طلاق دی وہ غلطی سے کی گئی ہے جو مستحکم جائز نہیں۔ اس وقت تک طلاق برقی ہے میں یہ حالت ہے چارہ جو علماء کی جو قسم کا داغ بیکہ جاتے ہیں اور اس پر بھی کہا جاتا ہے کہ کسی نامور برقی ضرورت نہیں؛ غرض اگر ایک فاضل میں کب تک سرکاری اور عدم ضرورت نامور کے خواب کب تک دیکھو گی؟ کیا تیرے سامنے میں اسی کوئی کلام ہے؟

ہندو اور ان کا مذہب اور زردشتی مذہب
والہ کے اہل ہونے کے اندر میں کے جواب میں ہندو
مذہب کی موجودہ حالت کو خطرناک بتایا ہے
اور کہا کہ ہندو اپنے مذہب کی تعلیم سے غافل
ہیں اور یہ بھی بیان کیا کہ مغربی تہذیب سے
بے خبر ہیں پھر یہ کہ ہے ۔ اور کہنے لگے کہ ہندو
شش و بیچیں ہیں کہ ان کا اصل مذہب کیا ہے
غیر و غیرہ ۔

کل مل کی خدمت میں کتابوں اور پتھر لے کر
رہا آجکل ہندو ایک سے چوبیس ہے اور یہ کتاب
پھر لایا گیا تھا حضرت مسیح موعود کے نزول کا
یونکہ اس کے کاموں میں سے یہ بھی ایک اہم
نشان کام ہے کہ دوسرے مل پر اسلام کو غلبہ
پت گنت اور یہ اسی حالت میں ہو سکتا ہے
مل مذہب کے مقتدرات اور مذہبی کتابیں
ام ہو جائیں ۔ اور یہ آجکل ہو رہا ہے ۔
یہ نیز دوسرے زمین شہادت حضرت مسیح موعود
ہو رہا ہے اس لیے وہ کہتا ہے

حقیقی اور زندہ قریب وہی ہے اور وہی ہو سکتا ہے جس کے ساتھ اسکی سچائی اور حقیقت کے دائرہ نمونے موجود ہوں۔ اور جب تک کوئی زندہ نمونہ موجود نہ ہو اس قریب وہی کی کتاب اور اسکی خواہش و معجزات کی قیمت ایک کوڑی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ کوئی پاگدل اور سیدار کا ششس کبھی اسکی بات کو قبول کرنے کے لیے قیاد نہیں ہو سکتا کہ ایک قریب تو سب سے بڑا اس کی سچائی اور صداقت کی گواہی اور اسکی حقیقت کے نشانات آجے میں کیے گئے رہ گئے ہیں اور ان جدا متوں کے بھیجے گئے کے منہ پر پیش کے لیے ہر گزہ مٹی سے بیکر کیے انسان کے جس کا ششس حق ہو اور جسکا دل دماغ تا ایک خیالات سمجھ گندہ جو بڑا جان کی حقیقت اور قریب کی جان سے واقف ہو وہ ایسا خیال کرے تو کوئی ممکن ایک عظیم الفطرت جو قدرائے کی طلب کے لیے سچی جھوٹ اور بیاں نکلتا ہو وہ حق ہی امر کے لیے نہ پتا ہے کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اس کے نشا یوں کے چلنے ہوئے تو ہر جا وہ ہر جا نظر آتا ہے اور ایمان کو فتنوں اور آواہم کے تاریک فائدہ کمال کر یقین اور حق الیقین کے مناسبت ہو چکا ہے۔ یہی حقیقی قریب کا نشان ہے اور یہی خدا پرستی اور گناہ سوز فطرت کے اصول کا سچا اندر ہے۔

حقیقی اور زائد مذہب کا نشانہ جیسا کہ
غور و فکر اور کرامات کی زندگی اور زائد خدا کے
زائد نمونوں کی چمکار ہے تو کیا اس حقیقی معنی
پر آج دنیا کا کوئی مذہب اس قابل ہے کہ اس حقیقت
کے لیے آمادہ ہو۔ اور کوئی اہل مذہب اپنے
مذہب کی تعلیم پر جھگڑا اسکے پاک فرائض اور
بھلائیات پر کسی طرح کی عملی ثبوت دے سکے گا
جو صلیب کو سلگتا ہے ؟ ایک سال کے
بس کے جواب کے لیے جہاد و بہت کے حامیوں
اور سپر چار کوں عیسائی مذہب کے اعلیٰ
اور متادوں برہمچاریوں کے پیروں اور مسلمانوں
کی طرف دیکھنا چاہیے ؟ کو ان سے کیا وارڈ کھنی
ہے ؟ مسلمانوں کا گناہ سنو لیکن بیخیز حیران کی تو
فائزوشی کے کچھ نظر آئے گا۔ اس اعتبار پر ایک
دور صرف ایک ہی مذہب زائد اور حقیقی مذہب
ہے اہل البیاضیت ہو سکتے ہیں اور ہو رہے ہیں
ہے اسلام میں کی پاک اور کمال تعلیم

آج ان نور و کمال کے زور ہے اس عاجز میں
دل کو ان نور و کمال کے رنگ دلا یا ہم نے
او لوگو کہ ہیں نور خدا پاؤ گے
نور ہمیں طور رستہ کا بتایا ہم نے

مردہ پرستوں کے انہار و زانہاں پر آفتاب
صدائے حق سے کہہ رہا ہے کہ ایک مرتد
آپ کی اور رشتہ و فخر کی لعنت اس شخص کے
خدا پر دنیا میں پھیلی ہے مجھے اسے آپ کو خدا
اور ابن آدم کہا اس قدر ظلمات اور فسادات تھے
وہام ہمارے کے ماننے والوں سے بھی نہ پھیلی ہو
بعض مسلمانوں کو غلطی ہو گئی ہے جو دلیس سے
اور عیسیٰ ابن مریم میں فرق نہیں کرتے
قرآن شریف میں کسی ایک جگہ بھی اس سے
کا ذکر نہیں جو خدا کی کار بھی کرتا تھا اور اس
پر جو لوگوں کو گمراہ کرنے والا ظہیر ہے قرآن شریف
سورۃ مائیدہ میں مریم کا ذکر کرتا ہے جو ایک
عاجزہ انسان اور عہد کا صحابی اور مکرّم بندہ تھا
جس سے ہمیشہ اپنی عورتیت کا اعتراف کیا اور
انصرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر انکار
کی۔ جو ان حقیقت حقیقی نور حق اور نبی
آفتاب صداقت تھا جس سے دنیا کو تاریکی میں
لا کر انی الواقع وہ مروّشی عطا کی کہ عہد تا
لوہ روز روشن بنا دیا ۔

الاصطفاء على محمد وعلى آل محمد
وآل بيته و سلم

ہیں مسلمانوں کو اپنے مناظرہ کے طریق کوئی
غور بل دینا چاہیے وہ یسوع اکیلی اور
یسی این مریم ہی اللہ میں غور ہیں اور امتیاز کیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی نفع انسان کی ہمدی اور عبادتی کے لیے
ایک مقام پر خدمت کرتے ہیں کہ وہ ہیں کہتا ہوں
ہرگز کوئی آدمی مسلمان نہیں بننا چاہے کہ
وہ دینا ایسی ہمدی نہیں کرتا۔ جیسا کہ
جہ نفع کے لیے ہے۔ اور میری یہی طبیعت ہے
دلوں کو صاف کر دے۔ اور تمام نئی نفع کی ہمدی
دینا کر دے۔ اور کسی کی ہمدی نہ چاہو کہ اعلیٰ

تہذیب ہی ہے اور عقوبت اور گنہگاروں کو
اور کتبہ نور منافق طبع مت بلو۔ زمین پر ہم
کو۔ تا آسمان سے تہریم ہو۔
ملک وہ جو اس پاک تعلیم پر عمل کرنے
کی توفیق پاتے ہیں ایذا ہوگی توفیق سے
۲۰

مسئلہ عالمی احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جانا
ہم کیوں قائم کیا ہے؟ اس کا جواب بارہا
الحکم کے کالوں میں شائع ہوئے اور حضرت
مجتہد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
بعثت کے اغراض و مقاصد میں تفصیل کے
ساتھ اس پر لکھا گیا اور خود حضرت مجتہد احمد کے
پاک ارشادات اس بارے میں گہرے گئے ہیں
لہذا یاد دہان کے لیے مفہومات حضرت مسیح
موعود سے یہاں لکھنا چاہی اور قائم ہوگا
خدا تعالیٰ سے اس گروہ کو اپنا جلال
ظاہر کرنے کے لیے اور اپنی قدرت دکھانے
کے لیے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہیے
اور دنیا میں محبت آہی اور وہ بکسر و بیکاری
اور حقیقی نیکی امن اور صلاحیت۔ یعنی ترقی
کی ہمدردی کو پھیلا دے سو یہ گروہ اس کا
ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انجیل اپنی طبع
سے قوت لے گا۔ اور انجیل گندہ زیت
سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں پاک
پاک تبدیلی بخشنے گا۔ وہ جیسا کہ اس کے اپنی
پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ
کو بہت بڑھائے گا۔ اور ہزار ہا صدائیں
کو اس میں داخل کرے گا اور ان کی زندگی میں
ایک پاک تبدیلی بخشنے گا۔ وہ خود نیکی آپ
پاسی کرے گا اور اسکو نشو و نما دے گا۔
یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظر نہیں
مجھب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی
طرح جو ابھی جگ لکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں
طرف اپنی روشنی پھیلا دے گا اور اسلامی
برکات کے لیے نئے مقرر ہو جائے گا۔ وہ ہر ایک
کے کا حق متعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں
دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ
قیامت تک ان بہت سے ایسے لوگ پیدا ہوتے
ہوئے ہوں گے جنکو قبولیت اور شہادت پہنچا دے گی
اس رب جلیل سے ہی چاہا ہے وہ قادر ہے
جو چاہتا ہے کہ اسے ہر ایک طاقت اور طاقت
اس کو ہے فالجہ اللہ اولاد و اخرا و ظاہر
و باطن و مسلمنا لہ و مولانا فی الدنیا
والآخرۃ ضم المولیٰ و نعم المصلیٰ

خو سے پڑھو ان سطور کو جو اس سلسلہ
کے متعلق خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندہ مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم تاریخ مشہور کو
لکھی ہیں۔ اور آج چودہ سال و دو ماہ اور ۶
دن کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فضا پر سوچو
کہ وہ کہاں سے کیا رنگ پھیلا رہا ہے۔ اس
کارِ خدائے کرشمہ نگ اور رنگوں ویرا

سے کرکالی اور ملاسان تک۔ امر میں
ہے تو اس پر لکھا ہے اگلی صدائیں گونج رہی
ہیں سوچ میں ہے تو شام میں بھونکوں
علیہ السلام کی پیشگوئی پڑی
ہو رہی ہے۔ معری مسیح موعود کی تبلیغ کا
پریم اور اسے تو افریقہ کے پاکستان اور
تیمارا شمالی ایشیائے میدان کا ہزاروں
بھی مسیح موعود کی طرف سے ممانعت جہاد
کے مقصد کے لئے شروع کیے جاتے ہیں۔ کیا
کوئی چھوٹی سی پیشگوئی ہے جو پوری ہو رہی
ہے؟ مخالفو! سوچو! انہیں نہیں
سعید الفطرت لوگو! غور کرو کہ اس میں
لغارت کے لیے ایک نشان ہے جو ہریت
اور سعادت کی راہ نمائی کرتا ہے اور
اس وقت غور سے دیکھو جو سوچتے ہیں اور
بہت ہی غور سے دیکھو یہاں جہاد اٹھاتے
ہیں مگر یقیناً یقیناً وہ وقت آتا ہے کہ
رایت الناموس یہ خدوں فی دین
اللہ افرانجا کا نام نظام نظر سے گا۔

تغییر القرآن باقرآن

ایکسے نظیر تفسیر ہے جسکو جانب ڈاکٹر ملک
خان صاحب ایم۔ بی۔ نے کمال محنت کیساتھ
تصنیف فرمایا کہ ہر من اصلاح حضرت مسیح موعود
اور ان علیہ السلام اور مولانا نور الدین
صاحب کو خطبہ سے دیکھ سناوی کی طرح
الزمان علیہ السلام نے وقتاً فوقتاً اس کی
نسبت یہ ارشادات فرمائے۔ بنائیت
عمدہ ہے۔ تفسیر بیان ہے۔ قرآن فحاشات
خوب بیان کیے ہیں۔ اور پھر اثر کرنے
والی ہے۔

حضرت مسیح الزمان اور مولانا نور الدین
علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح
بھی کی تھی اب فضل ربانی سے جیسے
ظہار ہو چکی ہے۔ فرمایا ان الکلم و
البد کو بارہ عرصہ کی تفسیر مفت ملے
رہے محکم آئے یہ بطور منورہ بھی جاسکتی
ہے قیمت بلا جلد سے مع جلد ہے۔
بارہ دوم کی قیمت ۵۰ روپے کے ہمارے
کی قیمت

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیر
مطبع عزیز می مقام تراوڑی ضلع

کرناٹک پنجاب۔
تمام در خواستیں مشترکے نام تراوڑی
آئی یا پیسہ۔ یہ تفسیر القرآن احکم
والی تفسیر نہیں ہے۔

ہندوؤں میں سماج کی خرابی

چونکہ سالوں کے شروع سے سماج کا
حجم اور قطع خاص طور پر ہندوؤں کی
ہے اور اس سے اصل غرض یہ ہے کہ
مناجاسے تو انکم پر پہلو سے قوم کے
بے معیار اور دلچسپ آگن ہو سکتے
اور ہم کی اگر ساری ضرورتیں ہیں تو
کہ ان کم بہت سی ضرورتوں کو جو اندر
کے وجود سے ان کے سقاں ہیں پڑا
کرنے کے قابل ہو جائے۔ ان عام
ضرورتوں میں سے عام اخباری جملہ
پر سنے زنی کی بھی ایک ضرورت ہے
یہ قوم کو کسی دوسرے ملکی مزاق
کے اخبار کی طرح رہی کی ضرورت
آتی رہتے دیکھتے ہیں کوئی وجہ
نہیں ہو سکتی کہ ہم اس ضرورت کو
اگر من کل الوجوہ نہیں تو ایک حد
تک پورا کرنے کی سعی کریں۔ اور جلد
نکالنے سے ایک تمام کی توفیق جاری
عام اخباری معاملہ جس کے لیے انکم
کا ایک حصہ خرچ کر سکتے ہیں۔ انکم
غرض انکم کی پادری کو پیدا کرنا
بھی ہے۔ جو لوگ سلسلہ عالیہ
سے متعلق نہیں رکھتے لیکن اخلاقی
مناق رکھتے ہیں انہیں سلسلہ عالیہ
اصول کا مذاق پیدا کرنا بھی ہمارے
اغراض و مقاصد میں داخل ہے۔
اس لیے بھی۔ ضروری سمجھا گیا ہے
کہ آئندہ کے لیے ضرورت کے ساتھ
اس حصہ کا اتمام رکھا جائے۔
یہ طریق اگر مناجاسے نہ صرف دنیا
بینوں میں سلسلہ عالیہ کا مذاق پیدا
کرنے والا ثابت ہو سکتا ہے بلکہ
انکم کی توسیع اشاعت کے ساتھ
سلسلہ عالیہ کی بعض قومی اور ملکی
ضرورتوں پر بھی اشراف ہوا ہو سکتا
ہے۔ اور اسے سلسلہ کے بھائی
کو عام تفریق میں پہنچانے کا باعث
بھی ہوگا۔ یہ وجہ ہے جو ہم اس
آغاز کو لکھنا چاہتے ہیں یا عام
معاظرتہ اللہ و فحاشات پر غور
الغرض سلسلہ زنی کر سکتے یا تفریق
غیروں کو انکم کے کالوں میں آسے
اصل تفریق ہے کہ ساری توفیق
ضرورت کے ہی کے نامہ میں ہے۔
اس سے ہم مدد چاہتے ہیں اور
فلاح پر غور دیکھتے ہیں
(ایڈیٹر)

منبر اول
یوں تو قرینا ساری دنیا میں سال کے ہر
اور پہلا ہفتہ لکھی نہ کسی قسم کی مصروفیت راؤ
تفریح و تماشہ کا ہفتہ ہو تا ہے لیکن ہم ساری
دنیا کو چھوڑ کر صرف ہندوستان کی وسیع فضا
میں دیکھتا چاہتے ہیں اور اسے ناظرین کو دکھانا
چاہتے ہیں۔ کہ یہاں آسمان کے نیچے اس آخری
ہفتہ میں

کیا ہو رہا ہے
دوسرے آخری ہفتہ کا نام اخباری دنیا میں اس
کرشمہ و ایک اور کہیں کا تفریق نشوں
اور کا تفریق سولہ کا ہفتہ رکھا جائے اور
کبھی بھی ڈاکوں کا ہفتہ بھی کرشمہ ایک
کی وجہ تو صاف ظاہر ہے کہ اس ہفتہ میں دنیا
کے معتقدات کے موافق ۵۵ دوسرے کا وہ دن ہے
جسکے بیت اللہ کی کسی چھری میں پورے جہاد کے
گھر میں شروع نام ایک کچھ پیدا ہوا۔ جسکی بابت
عیسائی باستان بعض گمان کرتے ہیں کہ
چرتی میں پیدا ہوئے والا بچہ ابو دیکھ مولیٰ پوپ
کی طرح پیدا ہوا تھا۔ اور پورے نو پچیسے تک
اپنی صلیب والہ کے پیٹ میں معمول کے موافق
قرآن جیسے پرورش پاتا رہا اور عام بچوں
کی طرح پیشاب بھی کی راہ سے پیدا ہوا لیکن ابھر
بھی وہ ۷۰ روز زادی نہ تھا بلکہ خدا کا پیشاب
نور ہا لہ من ۵ لک

تکاد السموات ان تفسر ان الامان

اور اس دن کو شروع ہوا خدا کا پہلا روزی دن بھکر
بڑی عظمت اور شان کا دن قرار دیتے ہیں پھر
عام اصطلاح میں وہ بڑا دن مشہور ہے
حالانکہ عام طور پر وہ بڑا دن نہیں ہوتا بلکہ ۲۱
دوسرے کی رات بڑی سے بڑی بات ہوتی ہے اور
شعبہ سے بڑا دن ۲۱۔ زمین کو ہوتا ہے یہ
بھی ایک دلیل ہے اور دوسری ہفتہ دن کا
شعبہ کہ عام لوگوں میں اس دن کی عظمت کو
قائم کرنے کے لیے اس دن کا نام بڑا دن رکھا
ہے۔ اور اب کچھ بچہ ملے جانتا ہے کہ ۲۵ دوسرے
بڑا دن ہے

اگر یہ بات سچی ہے کہ بیت اللہ کی کسی چرتی میں
پیدا ہوئے والا بچہ جس کا نام یسوع رکھا گیا
تھا اسکی بارگاہ اور عظمت کے لیے اس دن ملتے
کیے جاتے ہیں اور اس دن کو مقدس اور مبارک
کہا جاتا ہے تو

لا ریب
یہ خطرناک غلطی اور جہالت ہے جو ملک اور دنیا
میں پھیل رہی ہے۔ اور وہ وقت قریب ہونا
چاہیے اور ہمارا ایمان تو ہے کہ وہ وقت آگیا
کہ جب اس مردِ جو پرستی اور مردِ دم پرستی
کے اعتقادوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور

دنیا میں ایک اور صرف ایک ہی
خدا کی پرستش ہوگی اور مردِ دم

نہایت خوشنودہ ہونے سے
 ہمت نہ ہونے کی وجہ سے
 پانی - اللہ پاک جتنا آئین
 شیطانی کے بارے میں حدیث شریف
 میں آیا ہے بجز ای من الا نشان
 جھڑے اللہ یعنی جیسے قوت بدن
 میں چلتا ہے - وہی ہی شیطانی بھی -
 اور شیطانی کو ایسی ہی قوت ہے
 کمان من الجہن - میں جن کا جسم انسانی
 میں جلوں کرنا نامت ہو گیا - اب یہی
 بات کہ میں کیا چاہتا ہے - علامہ مشاہیر
 اگر پوچھیں گے لکھوں گا - اعمال سے جن
 فتنہ میں آتے ہیں یا نہیں - جس چیز کا
 جن شرع میں ہے وہ قابو میں آتے ہیں
 سلیمان علیہ السلام کا قصہ قرآن شریف
 میں دیکھو ومن الشیطانین من
 یغو صون لہ -
 وطن کے واسطے دل تڑپتا ہے - کل
 شامت اعمال جیاری سرکار سے لاچار کر دیا
 حیران ہوں - کشمیر کا سفر معلوم نہیں ہوتا
 محمد مصدق محمد ظہیر الدین کو اسلام علیکم
 حالت کے واسطے مقرب تہذیب کرتا ہوں
 بخدمت میں علام حسین صاحب و حافظ
 احمد یار صاحب السلام علیکم -
 در جہن از محبوبوں -

بنام حافظ احمد یار صاحب

احمد خان احمد شہ پد بیہ
 اسم من گروہ آں اسم و جید
 و السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یاقی
 من بعدکے اسماء احمد سے ملا
 چارہ سید مولیٰ مادی کا مل خاتم النبیین
 رسول رب العالمین محمد مصطفیٰ احمدی
 جیلے اللہ علیہ وسلم میں اور یہی اسم ہے
 حکیم فضل الدین صاحب سے اگر اس کے
 خلافت کہلے تو غلط اللہ بالکل غلط کہتا ہے
 ہاں اگر ایک احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
 خادم اپنی خدمت کے لحاظ سے اور غلامی کی
 سامنے فراموش کر میں بلکہ کامل محبت اور
 سچی خدمت کے واسطے احمدیوں - بلکہ
 اس کا سونے اور خاتم جیل شائد ارشاد
 فرماوے کہ تو تو احمد ہے تو یہ امر عجیب
 ہے - اسی کارٹ کے اوپر جو شعر لکھا ہے
 اسپر غور کرو حضرت مرزا جی کا فرمایا ہوا
 رش حافظ صاحب کے اس سوال کے جواب میں
 کہ اس آیت میں احمد سے مراد جناب رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا اس سے صرف
 جناب امام صادق مہدی زمان علیہ الصلوٰۃ
 والسلام مراد ہیں یہ جواب حضرت حکیم الدین
 سکرہ جی کا جس سے دیکھا تھا -
 عاجز انداد - کلر شاہ نور

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب خطبات

۱۰ رجبی ۱۴۱۰ھ کو مولانا موصوف نے
 ایک مختصر مگر نہایت ہی ضروری خطبہ پڑھا
 جس میں اپنے الفاظ اور طرز پر بطور حاصل
 مطلب درج کرتے ہیں -
 (ایڈیٹر)

واعظ موت

میر کا بل ملاؤں کا محکوم ہے
 اخوندزادہ حضرت مولانا مولوی سید عبدالغفور
 شہید مبنی اسعد کی شہادت کی خبر پڑھ کر
 ہم نے امیر کابل کو ملاؤں کا محکوم اسپر لکھا
 تھا - اسپر کے ملاؤں کے محکوم ہونے کی ایک
 اور تازہ خبر ہو چکی ہے جو پاپو اور دوسرے
 اخبارات میں شائع ہو گئی ہے کہ اسپر جیسے
 خان نے اپنے پای تخت میں جو بیت العلوم
 مغربی علوم کی تعلیم کے لیے جاری کر رکھا تھا
 اور جس کے واسطے بھجن حمایت الاسلام لاہور
 کے توسط سے پروفیسر ہم پو پو پو پو پو پو
 تھے اس بیت العلوم کا ادارہ ترک کر دیا
 ہے - وہ وہی ملاؤں کی حکمرانیت کے سلسلہ
 کفار کی زبان کے دیکھو کہ تو تو تو تو تو تو
 کے واقعات صاف مزاحیہ صاحب کی شہادت کے
 پر پور کا روشنی ظاہر ہو گیا - اور ملاؤں کے
 انکار کر رہے ہیں جو اسپر پر لکھا ہے اور
 جو پالیسی دہان کے ملاؤں کے اس سلسلہ کو
 میں - ہم تفصیلی طور پر عرض کر رہے ہیں
 کہ ضرورت ہوئی - ان شاء اللہ تعالیٰ -

ایک نشتر دو شد

لاہور کے
 جنوری ۱۹۲۹ء میں جو اسلام آباد کے ایک
 مرزا قادیانی کے درمیان دو بزرگ اہل بیت سے ملا
 اخبار میں عام ہوئی ہے مگر کتاب کا ذکر نہیں کیا
 اس پر وہ کہہ - افسوس کہ جس کتاب کے بارے میں

کتابوں میں اور کل بیسیوں اور دستاویزوں
 کی زبانوں پر مسیح موعود کے نام کا یہ
 نشان رکھا گیا تھا - کہ جب دنیا میں وہ
 کر جائے گی اور مسیح و مجبور اور حضرت کی طرف
 دنیا سیلان کر جائے گی اس آخری زمانہ میں
 جو مسیح موعود کا زمانہ ہوگا مری یا طاعون
 پھیلے گی خدا تعالیٰ کی کتاب میں بھی ایسا
 ہی پایا جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاک ملفوظات میں بھی ایسا ہی ہے -
 اور تمام نبی نورانیات میں یہی پیشگوئی کرتے
 چلے آئے ہیں کہ آخری زمانہ میں طاعون کے
 زہر موت پھیلے گا -
 اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی پوری ہوئی ہے
 سیکڑوں گاؤں اس سے ہلاک ہو چکے ہیں اور
 ابھی تک کسی مادی آدمی اور کافر کو اس کے
 علاج میں کامیابی نہیں ہوئی اور نہ کوئی کہہ
 سکتا ہے کہ اس کا دورہ کب ختم ہوگا - تمام
 ڈاکٹروں نے اپنے اپنے ہتھیار بھینک دیے ہیں
 گوڑنٹھ لاکھوں روپیہ خرچ کیا مگر آئندہ
 الگ ہونا پڑا - کئی لاکھ روپے کے خرچ سے
 ٹیکہ کے لیے ڈاکٹر بلائے - آخر حضرت کرنا پڑا
 کہ کوئی علاج نہیں ہے - بیشک اسکا علاج
 کیسے ہو سکتا ہے - رنج و غم اللہ تعالیٰ سے ہوا
 چن کر جو خبر ان کی صورت میں آئی ہو زبانی
 علا جوں کے کیا ہو سکتا ہے ؟ سو وقت
 بڑا ہی شک دل اور شقی ہے وہ شخص جو
 اس مسئلہ پر سے فائدہ نہیں اٹھاتا -
 انکل ہے جس کے لیے موت کے مار پی اور
 واعظ نہیں ہے اور کوئی چننے والے دانے والی
 نہیں ہو سکتی - دیکھا گیا ہے کہ جہاں ایک مرتبہ
 طاعون کا حمل ہوا - بار دیگر پھر وہاں اس کا
 حمل ہوا ہے - اس پر حاشا ہے کہ اسکا محاکم
 کہ رہے مگر خدا تعالیٰ کی رحمت میں نہ تھا

ان الله لا يعجز ما بقولنا محنة
 بغیر مواکلا فیض
 یعنی اللہ تعالیٰ اس طاعون کو نہیں اٹھائے گا
 جب تک کہ دنیا اپنی حالت کی اصلاح نہ کرے گی
 بہت سے سنگدل اور ملکوں میں اس نظارہ کو
 دیکھتے ہیں کہ دنیا ہلاک ہو رہی ہے مگر وہ اس
 نظارہ سے کوئی عبرت نہیں لیتے اور نہیں
 ڈرتے کہ یہ ان کے لیے قریب ہے - شاید وہ اس
 بات کا انتظار کریں کہ خود ہی اسکا لقمہ بن جاویں
 مگر یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی ہدایت
 والی کتاب سے عبرت نہیں پکڑتا اور سبق نہیں
 لیتا وہ خود دوسروں کے واسطے نمونہ بنے گا -
 پس تقویٰ اختیار کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی
 صفات کا حیا کرو - اگر ایک شخص اسات پر ایمان
 لاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کلمہ کی حیثیت کو جانتا ہے
 اور ان کی بہانہ در بہانہ خیانتوں کو جانتا
 ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی علیم خیر لطیف صفت
 پر ایمان لاتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ وہ اس کے
 سامنے کھلی جھانپیاں کرتا ہے اس طرح سے

اگر راز صفت پر ایمان ہے اور ہر ذوق کے
 البتہ اگر پریشان لانا ہے تو کیوں رشوت اور
 دوسرے نام نہاد و زبوں سے رزق کے حاصل
 کرنے کی کوشش میں ہے ؟ غرض ہر مقالہ کی
 تمام صفات کو مان کر ان سے ہٹا کر لی جاتی ہے
 یہی اصل تقویٰ ہے۔ اور یہی تقویٰ کی تہذیب
 ہے۔ متقی کے لیے خدا تعالیٰ کی کتاب میں عجیب
 عجیب و غریب سے بڑے بڑے امتحان اور
 ولی الملتحان میں فرمایا گیا ہے کہ اگر وہ
 متقی کا درجہ پہنچے اور ولی ہوتا ہے۔ متقی کیلئے
 فرمایا ہے مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
 جو متقی بناتا ہے اگر وہ کسی تخفیف میں مبتلا ہو
 تو اس پر خواہ کسی ہی راہ اور درویشی پر گزرتا
 اس کے لیے راہ بنا دیتا ہے اور اس کے لیے نعمت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا تہذیب موجود ہے۔ تمام فرائض
 فاجر و مشرک کے مقابلہ میں امام المتقین اور
 اسوۃ المتقین کو اللہ تعالیٰ نے بھلا کر رکھا ہے
 وہ جو فنا کی گھڑی میں تشریف لے کر گئے ہیں
 علیہ وسلم کا اساطیر کیا کیسی خوب تاک گڑی
 متقی اور کوئی راہ نکلنے کی بظاہر موجود نہ تھی
 وقت کوئی حتم و ختم ساتھ نہ تھے جو دھن کا
 مقابلہ کرتے مگر اللہ تعالیٰ نے امام المتقین کو کیسے
 بھلا کر رکھا ہے کہ انہوں کو اندھا کر کے رکھ گئے، اسی
 طریقہ سے حضرت علیہ السلام کے لیے ہے۔
 آپ کی پاک شریعت کے خاتم اور آپ کے تمام
 بیع موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ میں ہے
 جس سے کھو رہے تھے۔ جان اور مال اور بروکے
 قہر سے ہلنے گئے دشمنوں نے کیا کیا منصوبے
 اور کیڑوں کے خلاف کیے۔ آریوں۔ سیکھوں
 پر ہوں۔ قیاسیوں۔ اور تسلیموں نے
 جدا جدا اور ملکر اس کے استیصال کی کوشش
 کی مگر آخر خدا تعالیٰ نے انکو اپنے مقصود میں
 مراد کیا آئی یہی دشمن اس کے خلاف ہوئے ہیں
 مگر انجام ہمارے گا کہ خدا کی شہادت کے ساتھ
 غرض

ہماری ہمت کو چاہیے کہ وہ متقی ہے کیونکہ تمام
 نصرت اور تائید میں متقی ہی کو ملتی ہے اس لیے
 کہ وہ شہداء علی الناس ہو اور اپنے پاک تہذیب
 سے دوسروں پر بہت قاطع کرے۔ دیکھو سکر و رک
 حساب تو اسے خدا کے ذمہ ہے مگر اپنے دلوں پر
 حجت پوری ہو چکی ہے انھوں نے نشان
 دیکھ لیے ہیں اور اب بھی اگر وہ خدا تعالیٰ کے
 کے ماتھے میں ماتہ دیکھ کوئی برکاری کرتے ہیں
 تو وہ خدا سے استہ کر رہے ہیں اس سے ڈر
 اور جہنم موت کو سامنے رکھ کر خدا سے جفا
 کرتے رہو۔ تاکہ تم دنیا کے لیے منورہ اور شہداء
 علی الناس ہو جاؤ۔

باب نظام شاہ متیش شریک کو وضع کو ہا جہاد
 البتہ محاذ پر صورت سخیل قادیان کی تقریر
 فوت ہوئی ہے اگر اب یہ صاحب اپنی زندگی دوسری
 دنیا کی کوئی جانتے ہیں اب صاحب کو ہا جہاد جہاد
 پر سامنے ہے لیکن کوئی حلق جو ان اطمینان میں
 جو صاحب ایسا متقی ہے کہ اس کے لیے ہر شہداء ہوں
 سے خلعت موت کرنا یا اور شہداء کو اٹھا کر

دارالامان کا ہفت

۱۔ اعلیٰ حضرت مجتہد علیہ السلام سے موجود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی نسبت نصیب و عداوت اور نفاق
 کی وجہ سے تاساڑ ہی جمعہ کو آپ کے بعد نماز
 جمعہ بعض نے آئے ہوئے خدام سے ملاقات کا
 فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ملاقات کا
 شرف ہمارے محترم خدام علیہ السلام نے آپ
 محمد علیہ السلام صاحب کے برے بھائی جانا ہے
 امن علیہ السلام صاحب اور ریاست کو ملک کے شہر
 اعلیٰ بیہ رحم میں صاحب کو بھلی گواہ۔ نواب
 صاحب اور میر صاحب نے حضرت مجتہد علیہ السلام سے
 کیا باتیں کیں اور اعلیٰ حضرت نے کیا فرمایا اس کے
 لیے ناظرین کسی دوسری الحاق کا انتظار کریں
 ۲۔ بزرگان ملت حضرت حکیم الامت اور
 فاضل سیالکوٹی اور فاضل امرتسری اور نقالی
 کے ختم سے خیریت سے ہیں۔ اور حضرت ابن
 بیہ رحم و اول الذکر بزرگان رسالت ترک
 اسلام کے جو اس کے مسودوں اور کاچوں اور
 پر و فوں کی اصلاح و نظر ثانی میں علاوہ دیگر
 مستقل خدمات دین کے گئے ہوئے ہیں انھوں
 امرتسری نے سر شہداء و تین ایک بیٹا ساطیف
 رسالت رکھا ہے جو الحکم میں بہت قابل طبع ہوگا
 صاحب اور صاحب پیر سران الحق صاحب
 شامی کا رسالہ طیار ہے وفات سے پہلے ہی
 ہے جو بکھیر کے قابل ہے قیمت اور علاوہ معمول
 پر صاحب سے طلب کرنا چاہیے۔

۳۔ علاقہ آبر۔ کریم۔ راجپوت۔ بکھیر
 اور کئی دیگر مقامات سے خدام آکر بہرہ اور
 سعادت ہو رہے ہیں
 ۴۔ کسی قدر بارش ہو گئی ہے جسکی وجہ
 موسم میں زیادہ سردی کی چمک پیدا ہو گئی ہے

دارالامان کی مقامی ضرورتیں

الحمد للہ ڈاک خانہ کا انتظام ڈاک کی ہونے
 اور رسید کی کے متعلق خاطر خواہ ہو گیا ہے
 ہنگوین شکایت ضرور ہے کہ مقررہ وقت پر جو
 ظام کیا گیا ہے ڈاک قادیان میں نہیں
 ہے جس کی وجہ سے ڈاک کی رونگی میں بھی
 دیر کا ہو جانا فرین قیاس ہے۔

۱۔ میر صاحب کو صاحب سیر مشرکت متا بیان
 اس فر و گذاشت کے دفع کرنے میں تامل فرمائیے
 علاوہ ہیں ابھی تک ایک نقص اور باقی ہے
 کو اعلیٰ کے نام قسلی طیار ہونے کی وجہ سے
 صبح تک ڈاک کو بیٹا انتظار کرنا پڑتا ہے
 اور نقص دفع نہیں ہو سکا جب تک کہ قسلی
 بیٹا کے نام و بابت جاریہ در سے منسوخ

میں ٹھاک نہ جائے۔ قادیان میں ضرورت اور
 تحفیت کو صاحب سیر مشرکت جیسا میر
 متفرق کر دینے میں سے محسوس کر چکا ہے گام
 اگر ابھی تک خیال نہیں آیا تو اب خیال فرما کر
 دفع کرے۔

دینی قادیان کی طرح کا

۱۔ ہر جنوری منکشفہ کو جیسا لالہ موتی رام صاحب
 تحصیلدار بنالہ۔ قادیان تشریف لے گئے اور
 جونی کو آگے تشریف لے گئے۔ آپ کو قادیان
 کی صفائی و خیر و ضروریات پر خصوصیت کے
 ساتھ توجہ سے چنانچہ آپ نے ہر قادیان کو
 نو بیٹا مڈ آبر یا قراہیہ کے متعلق تحریر
 کرتی چاہی ہے اور قادیان اور بیٹا مڈ آبر
 کے متعلق بھی آپ نے مناسب ایکشن لینے کا
 ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ اگر صاحب موصوف ہیں
 امرتسری زیادہ توجہ کریں تو یہ کام کچھ مشکل نہیں
 یہ سکر حضور شاہ و حد جو سکر سے ایک
 ہو کر قادیان تک آگے نہایت ہی خطرناک
 حالت میں ہے۔ رات میں زمینداروں کے بند
 ڈر مار کر اسکو اور بھی خوفناک بنا دیا ہوتا ہے۔
 تحصیلدار صاحب نے ایک بار اس کے بیانات
 بھی اس کے متعلق لیے ہیں اور پوری توجہ
 کرتی چاہی ہے جس سے ایک اور سیر ہو چلا ہے
 کو اب ہمارے شہر الی ہو کر رہے کی۔ افسانہ
 قادیان میں جن صاحبوں کی رسدوں میں ملحق پیشتر
 پڑی ہیں انکو اٹھانے کا حکم دیا گیا ہے بعض
 ثانی ان کے مناسب تدارک کا حکم ہے۔
 غرض تحصیلدار صاحب کو اپنے علاقہ کی ہر طرح
 بہتری اور بھلائی کا خیال ہے۔ چونکہ آپ اپنے
 فرض منصبی کو نہایت دیا اندازی اور محنت
 کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور کسی قسم کا ذاتی یا
 مذہبی انتصاب آپ میں نہیں ایسے ہندو
 مسلمان دونوں آپ کو عزت اور پیار کی نظر
 دیکھتے ہیں۔

ایک برہما انیکر پورس اور مرزا صاحب قادیانی

۱۔ چچو لالہ میں سندھ ذیلی ماسلت عنوان ملتا
 تھی ہے جو مولوی عبدالسلام رشتی حال قادیان
 رنگون کے اخبار مذکور کو بھیجی ہے
 ۲۔ جو ہذا
 میں سیر کو عابد متا فکر ایک برہما انیکر پورس
 قادیانی ہے سکرچہ میں برہما زبان سے اکل وقت
 ہوں۔ مگر وہ انیکر صاحب کو اور جانتے تھے
 انہوں نے ہی رشتہ کی۔ میں اس کے برعکس کہ

جی جانتا ہوں اور انگریز کی کم۔ خیر صبر و بردباری
 سے آپس میں گفتگو شروع کی۔ سیکر صاحب نے
 بیان کیا کہ ہمارے بھی آبا و اجداد اصل میں برہمن
 کے رہے تھے ورنہ ہیں۔ یہاں اگر انھوں نے قادیان
 میں ہم سے ایسے اور ہم پر خلاف اسے اجداد
 کے برہمن کے برہمن ہے۔ یہی مختلف سوالات
 کے جواب میں انھوں نے ذیل کی باتیں کیں۔
 اگر ہم اس لباس پر پہنا کر چھوڑ دیں اور
 اپنا نام اس پر رکھیں۔ تو ہم کو اس لائق گیر
 نہیں لیا جائے۔

میں مرزا صاحب قادیان کے خیالات کو
 بہت پسند کرتا ہوں۔ میں نے انکی بعض تعلیمات
 دیکھی تھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ضرور کوئی
 چیز ہے۔
 میں نے اب پیش لے لی ہے انھوں کو جو کہ
 میں آرام سے ہیں۔ ایک کے لیے خیال ہے
 کہ اسے ولایت بھیجا جائے۔ اس کے خیر و شر کی فکر کر
 جب میں اس کام سے فانی ہو گا تو ضرور ایک
 مرتبہ قادیان جاؤں گا۔ اور مرزا صاحب کی
 زیارت کروں گا۔ وغیرہ وغیرہ
 عبدالسلام رشتی حال دار و رنگون۔

ہر آنکھ زاد بنا چلہر بایں نوشید ز جام و کمر گل من علیہا قادیان

الحکم کے یوم اجرا کے خیر و بد میں سے ہمارے
 کرم خدام حنفی محمد خان صاحب افسر
 جی خانہ کبود خلد بھی تھے جنھوں نے سال رول
 کے پہلے ہی منہ میں اس جہان فانی سے
 دار البقا کو گویا کیا انا لله وانا الیہ
 راجعون۔
 حنفی محمد خان صاحب مرحوم حضرت محمد امجد
 موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ
 محبت اور خاص عشق کا رنگ اختیار کر چکا
 تھا۔

خان صاحب موصوف کے متعلق ہوا انکی ہر
 کچھ بکھنے کی ضرورت نہیں غور اعلیٰ حضرت مجتہد علیہ السلام
 بیع موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کے
 متعلق ایک موقع پر لکھا ہے
 تعجبی فی اللہ میان محمد خان صاحب ریاست
 کبود خلد میں ہو کر ہیں نہایت درجہ کے غریب
 طبع صاف باطن و عین فہم حق پسند ہیں اور
 جس قدر انھیں میری نسبت عقیدت و
 ارادت و محبت و نیک طبع ہے میں اسکا اندازہ
 نہیں کر سکتا مجھے ان کی نسبت یہ درد نہیں ہے
 کہ ان کی اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ خلل
 پیدا ہو سکے۔ یہ اندیشہ ہے کہ عد سے زیادہ
 بڑھ جائے وہ بچے و قادیان اور جہاں شہاد
 مستقیم الاحوال ہیں خدا ان کے ساتھ ہو
 آمین۔

میں کوئی کلام یا سوال کیا تو وہ بھی ہم
اسی طرح راج کر دیتے تھے۔
ڈاکٹر صاحب کے تھوڑی دیر کے پیشتر
کے بعد مفتی صاحب اکتو حضرت مولانا
مولوی نور الدین صاحب کی نشست گاہ
میں لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر صاحب کی
اسلام کے مطابق درس حدیث چل رہا
تھا۔ انہیں بھی شریعت شروع ہوا جس
میں پہلے حضرت مولانا موصوف نے اس
پاسے پر چند کلمات فرمائے کہ احادیث
میں راجح ہون کے نام ذکر کرنا اور راجح
حدیث ایک روایت کو نہایت صحیح
اور نہایت مستند اصل ہونا
پہلے سے اس میں حدیث
تک ہوا۔ ان کے بعد
یا مقام پر وہ
وہاں سے واپس

[illegible]

باب الحیة

موسیٰ حیکمت شائع ۱۹۱۱

ہر وجود کا حکم ہو جسے جسے جنہ
حاضر کر عظیم الشان فائدہ اٹھا
ماہوں میں سے ہزاروں نہیں لکھوں

بلکہ دین کے سارے مال و متاع سے
بے مستغنی کر دیا ہے

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

جسے یہاں رکھا حال ہو سے میں اور
جسے یہاں رکھا حال ہو سے میں اور
جسے یہاں رکھا حال ہو سے میں اور

کہ وہ بھی یہاں رکھا حال ہو سے میں اور
کہ وہ بھی یہاں رکھا حال ہو سے میں اور
کہ وہ بھی یہاں رکھا حال ہو سے میں اور

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

جو نور اللہ کو اس روشنی کے شارب
نے گئی ہے اور وہ نور اللہ میں ہے
خدا کرے ہم سب میں یہ نور پیدا ہو
اور ہر ایک کو اس نور سے ملنے کی توفیق دے

غرض
ماہوں میں اللہ اور صادق کا صحبت اور صحبت
منور ہے

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ کوئی انسان اس
قابل نہیں ہوتا کہ وہ اپنی ذات پر ہر دوسرے
اور اپنی جہیزوں اور تہذیبوں سے علی کا کیا
تک پہنچے۔ اور اس امر کی پروا نہ کرے کہ اس
من اللہ اور صادق کی صحبت میں رہنے سے

اسے کوئی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی
ایسا خیال کرے تو وہ بے قوت ہے یا پھر اس
پہنچنے کے بعد انہوں میں جو اللہ عزوجل کی صحبت
و حکم کا قربان تھا خدا تعالیٰ کے برکت اور

فیض کی بارش کا وقت تھا لیکن اگر وہ اس
نہیں ساری دنیا میں نہ ملے کہ جو اللہ عزوجل کی
بے منتہی فرمایا اور سارے کونوں سے فیض
کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور پھر علی

اور اس منہ کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو جو دنیا کو ان انوار و برکات سے بہرہ ور کر
پھر خیر انہوں میں صحابہ نے اور تابعین نے

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں
تو اس نے یہ اس لئے نہیں کہ میں کو میں

خضر فاضل مہدی کی تحریر

انتخاب و
اقباس از رسالہ الفرقان

قولہ فاضل۔ مرزا خضر بخش صاحب مدظلہ
کو اس کی فکر ہوئی جو کہ مہدی کے لیے ضروری ہے
کہ قریشی ہو اور مرزا صاحب مدظلہ میں قریشی ہیں
کسی طرح سے مرزا صاحب کو قریشی بنانا

یہ ایک بے جا
اقول۔ انہوں کو معلوم ہو گا کہ کتاب
میں صفحہ ۱۰۰ پر صوفیوں کی کتاب ہے جس میں
سیدنا اولیٰ شریف و عقیلہ سے حدیث نقل کی گئی ہے

موجود ہو ان کتابت کیا گیا ہے کسی نے بے جا
کو ایک جگہ یہ جرات نہیں ہوئی کہ اسے جگہ کرے
پھر یہ چاروں طرف کا رسالہ اس کی بات اور معلوم
ہو چکی کہ حدیث کو کس سے مگر جو کہ بات ہے

یہ بات ہے جو شاعر کہ گیا ہے کہ
مرد جمال و حسن با شہر و شہر ہے
و ان کی آگوشیت از بالا و زیر

یہ یہ حدیث نقل ہے کہ انہوں نے جو حدیث کا ہے
کو اس میں خضر و مرزا صاحب مدظلہ کے مابین
حدیث کا ہے کہ شہر و شہر میں داخل ہو گیا ہے

یہ ایک جواب و استدلال تحقیقی ہو کر کتابت
قسم دوسری جواب و استدلال کی لڑائی ہو رہی ہے
استدلال ہو رہا ہے جو جو جواب و استدلال کے لیے

یہ اس قسم کا استدلال مبنی ہو رہا ہے
خضر کے قرآن مجید میں بہت کثرت سے واضح ہوا ہے
یہ کہ ہمارے مخالفین ہمارے الزامی جو ہیں

یہ اس قسم کی کیسی تحقیق و توفیق کی حاضری
کی سطور تحقیق کر کے دیکھا و لکھا ہوا ہے
یہ استدلال الزامی کی نظیر قرآن مجید سے

یہ اس قسم کا استدلال مبنی ہو رہا ہے
خضر کے قرآن مجید میں بہت کثرت سے واضح ہوا ہے
یہ کہ ہمارے مخالفین ہمارے الزامی جو ہیں

یہ اس قسم کی کیسی تحقیق و توفیق کی حاضری
کی سطور تحقیق کر کے دیکھا و لکھا ہوا ہے
یہ استدلال الزامی کی نظیر قرآن مجید سے

کہ ان میں سے ہر ایک کو وہاں کیا ہے ان کی توفیق
پرست کے ساتھ واقع ہوا تھا اولاً۔ سب
میں انہوں پرستی کا رد فرمایا ہے اور یہاں پرستی
کی نسبت اور جو وہیت کا رد فرماتے ہیں انہیں

اولاً جبکہ اندھیری رات ہو گئی تو نور اللہ
کو نسبت اور ہر ایک کے بہت روشن دیکھ کر حدیث
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے
ایر اسیم نے جو جواب و استدلال کے لیے

یہ کتاب ہوں کہ مشکوٰۃ شریف میں اس
 مہدی کی نسبت ایک تویہ حدیث ہے
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ دَرَاءِ
النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَات
مَنْ مَقْدَمُهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَقْدَمُهُ
يُؤْتَنُ أَوْ يُدَكَّنُ لَالٍ عَمْدًا كَمَا مَكَت
خَرَّائِشُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَحَبَّ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ
 نصرہ او قال اجابتہ ما رواہ ابو
 یعنی روایت ہے علی سے کہ کیا فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسے اللہ تعالیٰ
 جنتی مہدی کا چہرہ پہنکے گا وہی ان شہر و قبا
 سے کہ جسے پہنکے گا وہی خداوند اور ہر قدر
 وغیرہ کے گناہوں کا مٹاؤ عوارث حرث
 یعنی کھیتی کرتے والا اس کے ہٹار کے گلی
 پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاوے گا اسے مٹاؤ
 یعنی نصرت کیا گیا جگہ دے گا یا مٹاؤ گا
 وہ واسطے آل محمد کے جیسا تمہارا دیا قریش
 نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب
 و لازم ہے ہر مسلمان پر عداوت رکھنا سید کی
 اس کی یا فرمایا لازم ہے قبول کرنا اس کا
 نقل کی یہ ابو داؤد نے۔
وَالصَّحِيحُ ہو کہ یہ عبارت جتنے آثار الحکم
 صحت کے ورنہ اس حدیث کا مفہوم
 حضرت اقدس پر ہی صادق ہے کیونکہ آپ کی
 بہشتی قادیان ایک ہر عظیم کے اور ہر
 پہلے وہ آپ اور آپ کے آباؤ اجداد ایک
 نہ متدار ہونے کے کہ اسامیوں سے کاشت
 کرتے تھے عوارث کے مصداق بھی ہیں اور
 آپ کی جماعت کے مقدم میں جو خاص علماء
 ہیں وہ صحابہ ائمہ و مفسرین بھی ہیں اہل
 یعنی جو مہدی ائمہ مہدی مسلمان ہیں انکی
 آپ اہل ادب بھی فرما رہے ہیں بہر دو صورت یہ
 ۱۔ پیشین گوئی مجتہدین صلی اللہ علیہ وسلم کی
 واقع ہو گئی اب اس کا انتظار ہی ہے
 دوسری حدیث ہی پیشین گوئی کے
 متعلق ہے **وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَمَّ أَمْتُهُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ
جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ خُرَاسَانَ فَأَتَوْهَا
فَاتَّيَتْهَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيَّةُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَدَاوُدُ
 یعنی روایت ہے ثوبان سے کہ کیا فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو وقت دیکھو تم نشان
 سیاہ کو کہ آئے جانب خراسان سے ہیں حاضر

ان میں اس لیے کہ اس میں خلیفہ امیر کا ہونا
 مہدی خلق کی یہ احمد نے اور پیشین گوئی کے دلائل
 النبوة میں۔
 اگر کوئی کہے کہ اس حدیث کو تمہارے
 نزدیک جبکہ یہ حدیث سے حق ہے تو پھر
 حضرت اقدس سے اسے کیا متعلق ہوگا
 تو ہم کہیں گے کہ اس راویہ نیز اسے قلم میں
 کیونکہ سب کام کے یہاں سے ہی ہوا کرتے
صفت حسن کو کیا مہبت ہماں
سیت کا کام قلم سے ہے رکھا ہائے
 اور یہ بھی ظاہر ہے کہ خراسان ملک فارس میں
 داخل ہے اور حضرت اقدس فارسی نسل ہی میں
 غرض کہ ہمارے نزدیک تو یہ پیشین گوئی سند
 پر و حدیث مذکورہ واقع ہو چکی تھیں ہی ان
 اس اعتراض کا جواب کیا دیتے ہیں کہ ان
 مہدی حیاتی کا تصور تو جہن شرعیین سے
 ہوگا اہل حدیثوں میں اسکا تصور و خروج
 و راد الہی سے ہوگا اور ہر قدر باخراں
 سے ثابت ہوئے ہیں ان کے نزدیک کیا
 کیونکہ مخرج ہو سکتے ہیں تو جہن۔
 پھر اب یہ بھی فرمائیے کہ یہ مہدی بموجب
 کتاب تفسیر التواریخ کے قریشی ہوا یا غیر
 قریشی۔ اور پھر اسی کتاب تفسیر التواریخ مطبوعہ
 فروری سنہ ۱۳۱۰ھ میں لکھا ہے اور دوسرے
مہدی ابو القاسم محمد عبداللہ بن محمد بن عبد
 اللہ بن یحییٰ بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر
 صادق رضی اللہ عنہ ہیں جیسے بعض روایت
 میں ہے کہ قرن خمس رہیں تیسری صدی میں
 مغرب سے آئے گا اور بعض روایت میں
 ہے کہ تین صدی بعد مہدی ہوگا وہ مہدی
 حسینی ہیں ان کی نسبت اولاد امام حسین
 شہید کر بلا رضی اللہ عنہ سے ہونا حدیث میں
 وارد ہے کہ بڑی شوکت والے ہاتھ ہر جہے
 اپنی مریضہ الحاجت۔
 میں کہا ہوں کہ روایات مہدی میں جو
 ضاد و تضاد کا لازم آتا ہے وہ صرف اس
 وجہ سے ہے کہ متعدد روایتیں حدیث کا
 مصداق ہو گوں نے ایک واحد مفسر قرار
 نہ رکھا ہے اگر سوائے مہدی آخر الزمان
 کے جو تمام التماس ہے اللہ لا المہدی الا
 جیسے بن محمد کا مصداق ہے وسط امت
 میں مہدی مہدی نے جاوے جیسا کہ حدیث
عَلَيْكُمْ بِيَسْتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيَّةِينَ
 و فیہ منطوق ہے تو پھر ضاد و تضاد کا
 رفع ہو جائے گا پھر۔
 پھر اسی کتاب تفسیر التواریخ سنہ ۱۳۱۰ھ
 میں لکھا ہے اور تیسرے مہدی
 صاحب فوٹ صدیقی محمد بن جعفر رضی اللہ
 مہدی ہیں اہل ان کی نسبت وارد ہے
 کہ آئیں ہاک ہوسے وہ امت کے اولاد

میں ہوں اور اس میں خلیفہ امیر اور آخر
 مہدی مریضہ الحاجت۔
 چونکہ حضرت سید عبد القادر جیلانی
 رضی اللہ عنہ ان روئے نسب کے حسن
 لہذا قمار من منی اور حسینی ہونے کا بھی ابو
 رفع ہوگا اور ہر عقیدہ بھی یہ کہ ہے کہ آپ
 مہدی وسط میں مگر وہ مخالفین جو مہدی
 اور حسینی بن مریم کا زمانہ مستحق قرار دیتے ہیں
 حق کو ایک دوسرے کے پیچھے نہا رہے ہیں
 گئے وہ اس حدیث کا کیا جواب دیں یہ کہ
 حالانکہ یہ حدیث مشکوٰۃ میں موجود ہے۔
 اگر کوئی کہے کہ انھوں نے مہدی ہونے کا
 دعویٰ نہیں کیا تو میں سائل سے دریافت
 کرتا ہوں کہ جبکہ ان کا یہ دعویٰ بالیقین
 ثابت ہے کہ قد ہی ہذا علی رقبہ
كُلِّ ذِي نَفْسٍ وَكُلِّ مَوْجِدٍ
 تو پھر مہدی کے سر پر کیا سنگ بھی ہو سکتے
 جو سائل ایسا اعتراض کرتا ہے اس دعوے
 قد ہی ہذا علی رقبہ کل و لی اللہ
 سے بڑھ کر اور کونسا دعویٰ ہو سکتے
 کیا جو مومن مصداق قد ہی ہذا
عَلَيْهِ رَقَبَتُهُ كُلِّ وَلِيٍّ اللہ کا ہوا
 وہ مہدی اور ہدایت یافتہ سچا مہدی ہوگا
 یہ عبارت تفسیر التواریخ مطبوعہ سنہ ۱۳۱۰ھ
 کو بیان ہے اس واسطے سے کہی ہو کہ ان
 اس کتاب کے مولوی محمد من صاحب ایک
 امر ہے میں موجود ہیں اور وہ اس سلسلہ
 احمدیہ کے تحت محال ہے۔ چونکہ ہمارے
 ساتھ انواع و اقسام کے تعلقات ہیں لہذا
 احساناً لہذا علی و علی غیرہ من موافقین
 یہ عبارات بھی گئی ہیں۔
 اور اس بیان سے اور احادیث مشکوٰۃ
 شریف کی بھی صریح ہدایت حدیث
 ذیل سے **عَنْ أَمِّ سُلَيْمَةَ قَالَتْ**
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عَتَرَةِ وَمِنْ أَوْدٍ
قَاطِلُهُ رَدَاةُ الْبُوءِ أَوْ دُ
 یعنی روایت ہے امام مسلم سے کہ کیا فرمائیے
 نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمائیے
 تھے مہدی مہدی میرے سے ہے اولاد اہل
 نقل کی یہ ابو داؤد نے اور جیسا کہ یہ حدیث
 ہے عن ابن اسحاق قال قال علی
 ونظر الی ابنہ الحسن وقال ان
 ابی ہذا استید كما سماہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و یخرج من
 صلبہ رجل یسبی باسم نبتکم
 یشہد فی الخلق کا یشہد فی الخلق
 ما رواہ ابو داؤد۔

یعنی روایت ہے ابن اسحاق سے کہ کیا فرمائیے
 نے اہل حال میں کہ کیا فرمائیے اپنے نام من کے
 اور کہا علی نے تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہے جیسا
 کہ امام رکھا ان کا سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اور فرمایا ہے کہ یہ اس کا نام کی نسبت سے
 ایک شخص کو نام رکھا جائے گا ساتھ نام نبی
 مہدی کے بیٹی محی الدین دزدہ کو
 والا دین کا جس کی تفسیر یہ زمانہ کاشا ہوگا
 آنحضرت کے خلق اور عبادت میں اور نہیں مشابہ
 ہوگا حضرت کی صورت نمایاں ہے چو کہ ان
 حدیثوں میں ایک مہدی کا صنی ہونا ثابت ہے
 ہے میں پھر نہ کہ یہ عبد القادر جیلانی صنی نسب
 ہیں لہذا وہ ان حدیثوں کے ضرور مصداق ہوگا
 پس یہ تقارن بھی نہ رہا۔
 اب ہم یہاں پر کتاب تفسیر التواریخ سے
 ایک ایسی عبارت مستند نقل کرتے ہیں جس سے
 حضرت مولوی محمد من صاحب مفسر یہ پورے
 طور سے اتمام حجت ہو جاوے۔ مولوی صاحب
 آخری مہدی کی نسبت جسکو انھوں نے چوتھا
مہدی آخر الزمان قرار دیا ہے
 خدا سے نکلتی ہیں وہ ہونا
 جس سنہ میں ایک شب میں روشنی عام ہوئی
 یعنی سنہ ۱۲۴۰ھ ماہ ذی الحجہ میں وہ (یعنی
 مہدی) شک ماہ میں شریف الہی کیونکہ
 ع حبیبی میں کچھ کے حدیث ترفیع حم عشق
 میں تیرہ سو شمسی کو پہنچتے ہیں اور نزول
 سورہ دو سال قبل ہجرت کے ہے کہ عیسیٰ
 مسیح کے بعد مہدی شریف آوے گا کہ جس میں اگر تیرہ
 صدی کا کہیں کسی مہدی کی نسبت اشارہ ہوگا
 جسے توبے بعد سنہ ہجرت سے تیرہ سو سال بعد
 روشنی کا تصور ثابت انہی لفظوں اور ہی
 میں لفظ روشنی پر حاشیہ یہ لکھتے ہیں اور روشنی
 عام کا کچھ اشارہ نہیں جو جائزہ شمال میں کہیں
 کہیں ہو جاتی ہے پر روشنی عامہ و دوسرے ثابت
 ہے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خدا
 قاضی عیاض و بخاری وغیرہ سے مسلم اور
 زبور میں نشان کہا ہوا ویسی روشنی سال
 مذکور میں مشاہد ہوئی۔ سنہ اپنی بقیہ
 اب پھر حضرت مولوی صاحب اور نیز جو
 ان کے ہم مسلک ہوں انکی خدمت میں بھی
 گزارش ہے کہ یہ حساب آپ کا کہن حقہ اقدس
 ہی ٹھیک سمجھتا ہے کا اعتبار مگر آپ پر غور
 ہے کہ بجائے شک ماہ میں قرار پانے کے وقت
 ہیست مہدی کو اقد کر کے وقت حکم میں
 تے کہ کو کہہ کہ اقول جس کی کوئی دلیل آئیے
 جنہیں بھی غما غما نزول انوار الہام کا وقت
 ہیست سے ہے مستند ہوتا ہے۔
باقی آئندہ
 جس میں بموجب سند بروی صاحب کتب میں مہدی
 کے مہدی سورہ کی ہیست ضروری ثابت ہو گئی ہے۔

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

خروج مولود پائین

(توجہ طلب گورنمنٹ)

نمبر اول

ان ابا کے سزاوارتہ اعتبار پا لیا۔ میری طرف سے
 مولانا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پوری کثرت
 و لطف خاصہ لا پوری کے رسالہ "سزاوارتہ" میں
 "مہدی مسیح قیامی" کی بنا پر ایک آرٹیکل چھاپا گیا
 ہے جسکو بعض اردو اخبارات نے سلسلہ وار شائع
 کی مخالفت کی وجہ سے شائع کیا ہے۔ چونکہ اس
 مضبوط میں بولا ہوا یہی پادری کے رسالہ کو حتمی
 قرار دیکر لکھا گیا ہے بعض امور اس قسم کے ہیں جن
 نہ صرف گورنمنٹ کی کو مخالفت ہوتا ہے بلکہ عام
 عوام بھی گمراہ ہو سکتی ہے۔ اس لیے ہم اپنا فرض
 سمجھتے ہیں کہ پادری کے اس مضبوط پر ایک جواب دہ
 ازالہ ہم کے لیے کریں اور گورنمنٹ اس پر ایک کو
 دیکھائیں کہ وہ لوگ جو ایک کی پتھری اور قوم کی
 جھوٹی تلمیح دہی اور گورنمنٹ اور رسایا کے سفیر
 کہلاتے ہیں بعض افواہات اپنی کہ دہنی کی وجہ سے
 نہ صرف خود غلو کر رکھا سکتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ
 کرتے ہیں۔

ہیں پاپائوئیر کے لائن اور پھر کارپائیڈ پر
اندر ہے کہ اس کے بلاغ کا کافی ڈاک گریڈ ملے
کے رسالہ کو بالکل صحیح قرار دیکر دو چار ٹاکہ دیا جیسی
کو پاپائوئیر اپنے ریاکار کے بد رنگی کی اجازت
دی۔ پاپائوئیر کا ایک معزز امبارنوس ہونے
کی حیثیت سے فرض ہے کہ جو خط جنیاں اس خط
بیانیہ سے ہوتی ہیں جو اس کے مندرجہ آراء
میں ہیں اور جنکو ہم واضح کرتے ہیں انکو ہمارے
اس آراء کے اندراج سے دور کرے اور اپنے فرض
منصوبی سے عہدہ برار ہو۔

پایو نیز است از مرد کثری رها کرد میساک
جہت انگیزات گفتا ہے جسکو پڑھ کر دل مذہبی
دینا کو اور ایک عیسائی کی حیثیت سے جو وہ غیر
کوئی چرک نہ تاجا ہے اور وہ یہ ہے
یہ گوشت کی جان سے خیال کیا جاوے
تو کیا ہی اوجھا ہو تا اگر فرض کی رعایا
کی طرح یہاں کے لوگ بھی لاپرواہ
ہے غرض ہوتے یہاں تو دنیا سی مہکا
بات میں اسی ہو جاتی ہے میں
میں میں جگہ رہی نہ

اس فقر و محنت کے بجز اس کے کیا سنے ہیں کہ لا قدر ہی
اور ان کا ادب و اثر یہ صاحب پاکوئیک کے
میں ہندوستان کے حسب حال ہے اور کوئی
خبر نہیں مگر کہ باوجود ہندو مذہب کا خیال امن
کے غرض کو تباہ کرنے والی آگ ہے۔ اس قدر کہ
حیوان مذہبی ہندوستان کی دعا ہے میں جملہ

دانشمند ایڈیٹر احمد کے نام غلام کی اس رائے پر پتھر
 ہی نہیں بلکہ افسوس بھی آتا ہے۔ اگرچہ وہ انگریز
 ہیں اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ ایسی رائے غور و خفا
 کے مقاصد اور اغراض کے کہاں تک خلاف ہے
 لیکن اگر اسی رائے کسی ہندوستانی کے قلم سے نکل
 جاتی تو ہمارے دھند میں پائیوٹر بھڑ بھڑا اٹتا
 کہ قندھاری آبلے جیتے۔ کہ فرانس کی جیسے طاقت
 کی طرف ترمیم دلائی جاتی ہے اور لوگوں کی اصلاح
 اور سیدنی کا حقوق دلا کر انگریزوں کے خطرناک
 سانحے سے بچھڑ کیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہماری بچہ میں نہیں آتا کہ اندیشہ اس کے قلم
 سے یہ فقرہ کھنکھاتا دوش کر گئے ہیں کیا
 اور یہ غیبت بھی اطاعت اور فرمانبرداری کا نام
 انسان کے اندر پیدا کر سکتی ہے ؟ ابھی نہیں
 تمام اخلاق فیض کی جان ہے مذہب کی بابت
 ہو سکتی ہے اور اخلاق فاضلہ ایک ایسی چیز ہے
 کہ اگر قوم میں عام ہو جائیں تو گورنمنٹ کو بہتر
 کی تعداد بڑھ جائے گا یہی امور دیکھ کر ہے اور
 اس قدر محکمہ جات پر نہیں دوزخ کے بڑھائی
 ضرورت محسوس ہے ۔ ایک میں سچا میں

حقیقی ہمدردی اپنی نوزائیدہ انسانیت کے ساتھ پیدا ہو جاوے۔ جرائم کے وقوع اور ان کے افسانہ کے فلسفہ پر اگر بحث کی جاوے تو وہ امر نہیں معافی کے ساتھ منسلک کر سکتا ہے اور دنیا کے تمام قہریلوں اور دانشمندان کو اس پر اتفاق کرنا پڑے گا کہ یہی خوشحالی کی اصل خبر ہے مذہب کی پابندی ہے۔ اور یہی مذہب کو چھوڑ کر انسان جو کبھی بھی چاہے کر گزرتا ہے۔ اگر ملتی ہے تو ہی قوانین نہیں وہ زبردست قوت ہوتی جو مجھے مذہب میں ہے تو بے شک اللہ اور جیسی خطرناک چیزیں ہو سکتیں لیکن قوانین جاریہ کے ہوتے بھی ایک ہی اگلی خلافت و مذہبی اور جرائم کا ہونا جس امر کی ترقی و دلیل ہے کہ وہ اتنا کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتے۔ ان قوانین کی اطاعت بھی اگر کسی دل میں حقیقی طور پر قائم ہو سکتی ہے تو وہ بھی

نرمی پابندی ہے
ہیں پابند کافر اس کی رعایا کیلئے ہندوستانی
رعایا کے ہو جانے کی خواہش کرنا خطرناک
عقلمندی ہے۔ اگر رعایا مذہب سے وسیعی
آئندہ اور لاپرواہ ہو جائے اور خدا کے کلمے
جو تو ہم حضرت پابند کو یہ بھی اُمید کر سکتی
کہ انڈیا کی گورنمنٹ بھی فرانس کی طرح جمہوری
ہوگی۔ اور جو حال فرانس کی مملکت اسلامیہ کی حالت
کا اس وقت ہر رشتہ ہے اس کا مزہ ہندوستان
میں بھی دکھائی دے گا۔

عروض
یہ نیا فلسفہ ہے جسکی ایجاد کا فخر وائسٹریٹیا آئیہ کو بہرہ
چاہیے کہ مذہب سے لاپرواہی بھی کوئی عمدہ چیز ہے
احمد ہم اُمید کرتے ہیں کہ پاپیو نیر اسپر مزید غور کریگا
تو اسے ایسی غلطی سے دور صنعت راستے کے اعتبار سے
کوئی شرم نہ ہوگی۔ اور اسے اس قدر رونق دینا

کہ دماغی ڈری خوشی کی بات ہے کہ پہلے کی رعایا
فرانسیس کی رعایا کی طرح مذہب کو لایہ و نہیں ہو
اور حقیقی مذہب ہی ہے جو ملکوں میں انتم
کر سکتا ہے اور جہاں سے گورنمنٹ کی بنیادیں قائم
ہو سکتی ہیں + اور جب یہ امر ذہن نشین ہو جاوے
تو یہ بات خیر کے اس سوال کا جواب کہ

کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان میں
ایک اور ملی ضرورت تھی؟
ایمان میں رہنا پڑے گا کہ واقعی اگر ہندوستان
اس امر کی ضرورت ہے کہ ملک میں امن پیدا ہو
چاہیے؟ یہ گورنمنٹ کے ساتھ وفا داری
اور اخلاص کے تعلقات مضبوط ہوں؟

تو اس کے لیے ایک بنی ہی کی
ضرورت تھی جو **حقوق اللہ**
اور **حقوق العباد** کی توضیح بنا
پیر کرے اور پھر ان حقوق کی کہانت
اور حفاظت کا طریق بتائے۔ اور
اپنے پاک نمونے اس پر چلنے
کی تحریک کرے۔

پایو نیز میں ابرے میں ہمارے ساتھ فرما
 متفق ہو گا کہ ملک میں امن کو قائم رکھنے
 کی ضرورت ہے وہ تسلیم کرے گا کہ رہا پاک
 و فادانہ خیالات ہیں برقی ہو۔ وہ ہم میں
 ایک ہی راہ بچتو ہے کہ حقیقی مذہب کی پوری اپنی
 ہو اور اسکی ایک ہی راہ ہے کہ خدا تعالیٰ
 کسی شخص کو ماسد کرے جو اپنے
 پاک مذہب سے ہر امت کرے۔

یہی وجہ ہے

کہ خدا تعالیٰ نے حضرت سحیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا ہے کہ وہ دنیا کو رہنما اور سعادت کی راہیں بتائے اور ہرگز میل سے کھلے کہ گورنمنٹ کے ساتھ کسی عملیات نہ تعلقات رکھنا چاہیں۔ اور کسی طرح نیکیوں پر عمل کر کے گورنمنٹ کے قرائین کی عزت اور اسکو ان محضوں سے نجات دینا اور اسکو کڑے جرائم کی وجہ سے اسے ہونے ہی۔ یہ ہمارا دعوئے ہے اور اسکا ثبوت واقعات

مسیح موعود کی تعلیم کو دوسرے طرح جاننا
 کہ جس تعلیم پر عابد کا کردہ دنیا کو کیا
 سکھانا چاہتا ہے اگر کن دنیا اس تعلیم کو جو
 پیش کرتا ہے، ان کے اندر اس پر عمل کر کے وہ
 دوسرے جتنے ہیں کہ دنیا میں ایک
 بہشت کا نظارہ ہو کہ جو کہ یہ کہانی
 جبرگاہوں نہاد ہو۔ اوقات حقوق نہ ہوں
 نام : ہر فرشتہ کو ہی جمع ہوں
 کہ فرشتہ کے ہر دور میں اس کے ہر فرشتہ

ہمیشہ سیر نمود دیتے رہتے ہیں اور حرکت تعلیم
محقق رہتے والے ہی سوچتے رہتے ہیں کمال
علموں کی اخلاقی حالت کے درست کرنے کے واسطے
اخلاقی کتابوں کے کورس تیار ہونے چاہیے
کوئی کہتا ہے کہ مذہبی کتابوں کے انتساب ہونا
غرض میں ضرورت کو محسوس کیا جاتا ہے لیکن
اگر کوئی سچا رہے تو ہم بڑے فرقے
سے متفق رہتے ہو تیار ہیں کہ اگر مبلغ موجود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک تعلیم کو تعلیمی
کودھوں میں داخل کر دیا جائے تو وہ ملاح
نفس و تہذیب اخلاق کے ہے اور
کام دیکھی ہے مگر انھوں کو بھی لقب ہمارے
فائدہ اٹھانے سے محروم رکھتا ہے۔

فی الجملہ
 پاپا اور نیر کی پہنچی ہے جو وہ ہندوستان کی کلیا
 کو لا کر دیا گیا تھا ہے اور ہندوستان کی
 اخلاقی حالت کے گرجائے کا اسے پہنچا
 ہوتا اور دنیا کی تاریخ پر نظر کر سیکے بعد
 اس شخص پر پوچھا کہ یہ جیہی اللہ انا ہے
 ساری دنیا کی پر اخلاقیوں کی جڑ ہے اور اسی
 اصلاح کے لیے خدا تعالیٰ کا قاضی جاری کیا
 ہے کہ وہ ایک مامور دنیا میں بھیجا کرتا ہے تو

ہمارے یہاں اور بھی بڑھ جاتی ہے جبکہ
ماہیوں کا لاشیں ایک دیر سے انہیں سوئیں
ہیں

دنیا میں ایک خدا کے آنے کی ضرورت
کو تسلیم کرتا ہے جو نہ صرف خدا ہی ہے
بلکہ خدا کا بیٹا بھی اور بیٹا ابن آدم بھی !!!

اگر اس قدر عرصہ دراز بیشتر ایک میچون
مرکب خدا و انسان کی فزونیست غرضیکہ ہرگز
عالم دنیا میں اس کے احباب اور فقیہ موجود نہ
اور خدا کی شریعت قدرت موجد ہی کو آتی
صرف ایک انسان کی جو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ
نہت ہو کیوں مزیعت نہیں بھائی کہ وہ بھون مرکب
صرف دنیا میں مصلوب ہوئے ہی کے لیے آیا تھا
اور انکی زندگی کا مشن اتنا ہی تھا کہ صلیب
کی لعنت کو، مٹائے اور اس سے ہی وہ دنیا
کو بھات دے گا صلیب تھا جس کا کوئی اقلین
سجائات کے ساتھ نہیں ہو سکتا اور دنیا
میں اس بھات کا کوئی اثر نظر آسکتا ہے کیونکہ
جو رعب کی اضافی حالت ابھی منظر ہے ۔

مائے رحمت ہیں تعلیم دنیا کو دینا صفا جس سے
 مذہب سے لاپرواہی پھیل جائے اور گناہ
 کثرت سے ہو اور جس سے وہ خود بھی عمل نہ کر سکا
 تھا اور نہ کسی زمانہ میں اُس پر عمل نہ کر سکا
 یہاں تک کہ ہماری گورنمنٹ کو بھی اب خود
 خدہ ہی حیثیت سے میسرانی ہو سکے اور عمل
 کی حرمت نہیں رہی